جلد ۶ - شمارہ ۱۳

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

امیر شریعتؒ تحریک آزادی کا انتھک مجاہد

بنگلہ دیش میں بیداری کی لہر

ایک دلچسپ مناظرہ

امام اعظمؒ کی اہانت

مجھے مسلم لیگ کی بجائے "مسیلمہ لیگ" کے نام سے پکارا جائے؟

کارمینا
نظامِ ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم و درست کرتی ہے۔
Carmina
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔
Adarts CAR-2/84

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۸ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۱۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۸۰۳۳۷ ———

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ —— ۴۲۵ روپے

افریقہ —— ۳۷۵ روپے

یورپ —— ۳۷۵ ″

ایشیا —— ۳۷۵ ″

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب —— پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب —— برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب —— بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب —— متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب —— جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب —— برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب —— کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب —— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد —— عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ —— حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ —— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری —— قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور —— محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر / کوٹ —— حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ —— غلام حسین

ٹنڈو آدم —— محمد راشد مدنی

پشاور —— مولانا نور الحق نور

لاہور —— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ —— سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد —— مولوی نذیر محمد

لیہ —— حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان —— محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان —— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / شاہکوٹ —— محمد متین خالد

—— ملتان —— عطاء الرحمان

—— سرگودھا —— حافظ محمد اکرم طوفانی

—— حیدرآباد سندھ —— نذیر احمد بلوچ

—— گجرات —— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر —— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین —— راجہ حبیب الرحمن • کینیڈا ——

امریکہ —— چوہدری محمد شریف نوری • ڈنمارک —— محمد ادریس • ٹورنٹو —— حافظ سعید احمد

دوبئی —— قاری محمد اسماعیل • ناروے —— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن —— عامر رشید

ابوظہبی —— قاری وصیف الرحمن • افریقہ —— محمد زبیر افریقی • مونٹریال —— آفتاب احمد

لائبیریا —— ہدایت اللہ • ماریشس —— محمد اخلاص احمد •

باربڈوس —— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ —— اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ —— اے کیو انصاری • ری یونین فرانس —— عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ —— محمد اقبال • بنگلہ دیش —— محی الدین خان •

المدیر و ناشر: عبدالرحمن یعقوب باوا —— طابع: سید شاہد حسن —— مطبع: اقبال پرنٹنگ پریس —— مقام اشاعت: دفتر سائرہ بیتھنی ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بنگلہ دیش میں بیداری کی لہر

ایک وہ دور تھا کہ پاکستان میں تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی بدبخت نازیبا زبان استعمال کرتا تو پاکستان کا قانون حرکت میں نہیں آتا تھا لیکن انگریز کے خود کاشتہ پودے اور خود ساختہ کذاب نبی مرزا غلام احمد ہی نہیں، بلکہ اس کے خاندان کے بارے میں کوئی لفظ نہ لکھا جاسکتا تھا۔ اور نہ ہی بولا جاسکتا تھا۔ قادیانیوں کے ایک گروپ حقیقت پسند پارٹی کے ایک رہنما راحت ملک گجراتی نے "ربوہ کے مذہبی آمر" کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کے لڑکے اور دوسرے جانشین آنجہانی مرزا محمود کے سیاہ اعمال اور گھناؤنے کرتوت طشت ازبام کئے گئے تھے۔ وہ کتاب فوراً ضبط کرا دی گئی۔ اس سے قبل حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر ادارت شائع ہونے والے رسالے "تنظیم اہل سنت لاہور" نے مرزا قادیانی نمبر شائع کیا۔ اسے بھی قادیانیوں نے فوراً ضبط کرا دیا اور بالآخر رسالہ کا ڈیکلریشن بھی منسوخ کرا دیا گیا۔ جہاں تک تقریر کا تعلق ہے، تو اس دور کی تاریخ شاہد ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور مبلغین کو گرفتار کیا گیا، ان کی زبان بندیاں کی گئیں، داخلے بند کئے گئے۔ اور انہیں مختلف مقدمات میں الجھایا گیا۔

علماء حق کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے اور اب بھی ہے کہ انہوں نے گرفتاریوں، زبان بندیوں اور دوسری پابندیوں کی کوئی پرواہ نہیں کی، وہ ہمیشہ اقبال مرحوم کے اس شعر کا مصداق رہے۔ اور اب بھی ہیں ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ختم نبوت کے جیالوں کے ساتھ قادیانی اور قادیانی نواز افسروں کی زیادتیوں اور ظلم و ستم سے قادیانیوں کا دماغ خراب سے خراب تر ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ وہ پاکستان میں اقتدار کا خواب دیکھنے لگے۔

معاملہ یہیں تک محدود نہیں رہا، بلکہ حکمرانوں کی ہلہ شیری اور سرپرستی کی وجہ سے قادیانی پوری دنیا میں پاکستانی سفارت خانوں کے ذریعے من مانیاں کرتے رہے۔ جب پاکستان میں یحییٰ خان برسر اقتدار آیا، تو انہیں اپنی اقتدار کی امید برآتی نظر آئی۔ کیونکہ مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ جس سیاسی پارٹی کو عروج حاصل ہوا، وہ دین سے دور تھی۔ اس وجہ سے قادیانیوں نے اس جماعت سے سیاسی اتحاد کر لیا۔ اور اس کی الیکشن میں کامیابی کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے۔ لیکن مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی کامیابی سے ایک شدید قسم کا بحران پیدا ہوا جو بالآخر مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر منتج ہوا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں مشہور قادیانی ایم ایم احمد نے جو کردار ادا کیا، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ شاید اس کے پس پردہ قادیانی اسٹیٹ قائم کرنے کا جذبہ انگڑائیاں لے رہا تھا۔ وہاں کے ہندوؤں کے ساتھ مل کر اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکتا تھا لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بہرحال اس صورت حال کے نتیجہ میں جنگ ہوئی اور بالآخر مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ باقی ماندہ پاکستان میں پیپلز پارٹی برسر اقتدار آگئی جس کی امداد اور سرپرستی میں قادیانیوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ لیکن اس دور میں قادیانیوں نے ملتان کے نہتے طلبہ کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر زدوکوب کیا۔ جس کے ردعمل میں ملک گیر تحریک ختم نبوت چلی۔ علماء اور نوجوانوں نے سینکڑوں کی تعداد میں جام شہادت نوش کیا، اور گرفتاریاں پیش کر کے جیلیں بھر دیں۔ جس کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چوہڑے چماروں کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ پاکستان کے اس فیصلہ کا اثر پوری دنیا پر پڑا۔ اور قادیانیوں کو کہیں غیر مسلم اور کہیں خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔

اس سلسلہ میں مجلس کے راہنماؤں نے پوری دنیا کا دورہ کیا۔ اور وہاں کے عوام کو بتایا کہ حکومت پاکستان نے کن وجوہات کی بنا پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ الحمد للہ کہ اس تاریخی فیصلے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے تحریری جہاد سے پوری دنیا کے مسلمانوں میں زبردست بیداری پیدا ہوئی ہے۔ قادیانیت برکھلا اٹھی ہے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب قادیانیوں کو کہیں جائے پناہ نہ ملے گی۔

تازہ مثال بنگلہ دیش سے سامنے آئی ہے وہاں پہلے ہی مسلمانوں کے اتحاد، علماء حق اور نوجوانان ختم نبوت کی کوششوں سے سینکڑوں قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور ان کے مرکز پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ضلع سنام گنج میں ہفت روزہ ختم نبوت تو پہلے ہی پہنچ رہا ہے لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام حال ہی میں عمل میں آیا ہے۔ عالمی مجلس کے قیام کے بعد وہاں کے علماء بستی بستی ختم نبوت کے تبلیغ کر کے قادیانیت کی گوشمالی کر رہے ہیں جس کے بعد وہاں ایک قادیانی مبلغ مسلمان ہو چکا ہے۔ اگر بنگلہ دیش کے دوسرے اضلاع کے علماء بھی اسی طریق کو اپنا لیں تو ہمیں امید ہے کہ بنگلہ دیش سے قادیانیت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا۔ ہم بنگلہ دیش کے علماء کرام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کو ان کی کامیاب اور مخلصانہ جدوجہد پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

آہ! خطیب العصر مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

گذشتہ دنوں ملک کے مایۂ ناز خطیب حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری ۶۵ سال کی عمر میں اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مولانا دین پوری ایک حق گو عالم دین اور اپنے دور کے منفرد خطیب تھے۔ توحید و سنت، رد شرک و بدعت، دفاع صحابہؓ، ختم نبوت کے موضوع پر وہ گھنٹوں تسلسل اور ربط کے ساتھ بے تکان تقریر کرتے تھے۔ جہاں تک ان کی حق گوئی اور جراٴت کا تعلق ہے تو وہ ہر میدان میں پیش پیش رہتے۔ میری (راقم الحروف محمد حنیف ندیم) جب بھی مولانا سے ملاقات ہوتی، تو ان کا ایک واقعہ یاد آجاتا۔ ہوا یوں کہ ضلع خوشاب میں ایک قصبہ رنگپور بگھور ہے گو وہاں فضاء ہمارے خلاف ہے چند ساتھی ہیں جن کی خواہش اور تمنا تھی کہ وہاں آپ کی تقریر ہو۔ میں نے آپ سے وقت لیا اور کہا کہ میں آپ کے ہمراہ جاؤں گا۔ انہوں نے کہا اگر یہ بات ہے تو پھر ضرور جاؤں گا۔ آپ بھی ساتھ ہوں گے چنانچہ وقت مقررہ پر ہم دونوں پہنچے سفر میں کہہ رہا تھا کہ آج نہ جانے کیا ہو جائے۔ پروگرام کے مطابق جلسہ ہوا۔ مخالف موافق مجمع تھا مولانا نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا لیکن ساتھ ساتھ مسلک حقہ کی ترجمانی بھی ہوتی رہی۔ مخالفین مجمع چھوڑ کر چلے گئے۔ باہر سے آئے ہوئے چند دوست اور کچھ مقامی ساتھی وہاں بیٹھے رہے۔ رات کے ایک بجے تک مولانا نے تقریر کی۔ ہمیں اطلاع ملی کہ مخالفین مولانا کی توہین و تذلیل کا منصوبہ بنا چکے ہیں۔ تقریر کے بعد بجائے وہاں ٹھہرنے کے ہم مولانا کو لے کر قبرستان سے ہوتے ہوئے نکچور موڑ پر پہنچے۔ جہاں ان دنوں کوئی آبادی نہیں تھی۔ رات ریتلی زمین پر بسر کی۔ اور پہلی بس پر مولانا کو سوار کرا دیا۔ اس طرح مولانا کے خلاف ان کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ ہر جگہ کچھ سلیم الطبع لوگ بھی ہوتے ہیں جن پر مولانا کی تقریر کا خاصا اثر ہوا جن کی وجہ سے مخالفین کا منصوبہ خود ان کے اپنے خلاف گیا۔ مولانا دین پوریؒ نے توحید و سنت کا جو بیج بویا تھا آج اسکے نتیجے میں اس قصبے میں ایک چھوٹی سی مسجد بن چکی ہے۔ جو وہاں کے غریب ساتھیوں کی غربت کی وجہ سے ایک چھپر کی شکل میں ہے۔ مولانا دین پوریؒ کے بعد وہاں پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ، مولانا قاری سید عبدالکریم صاحب ڈیرہ غازی خان تقریریں کر چکے ہیں۔ وقتاً فوقتاً دوسرے حضرات بھی وہاں پہنچتے رہتے ہیں۔

مولانا دین پوریؒ مرحوم اپنے زمانہ کے مایۂ ناز خطیب ہونے کے ساتھ انتہائی سادگی پسند تھے۔ نام و نمود نام کو نہیں تھی۔ ان کی اچانک موت سے خطابت کا گلشن اجڑ گیا ہے اور مسلک حقہ کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں ارفع مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے (آمین)

ادارہ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام راہنما و کارکنان مولانا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یتیم کے بارے میں آنحضرتؐ کی تعلیمات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی

یتیموں کے بارے میں خاص تنبیہ ہے کہ ہلاکت کے اسباب میں یتیم کو دھکے دے کر نکال دینا بھی ہے۔ بہت سے لوگ یتیموں کے والی وارث بن کر ان کا مال اپنے تصرف میں لاتے ہیں اور جب دوسیال کی طرف سے کوئی مطالبہ کرے تو اس کو ڈانٹتے ہیں، ان پر ہلاکت اور عذاب شدید میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے یہی نوع اس صورت شریفہ کا شان نزول بتایا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں بہت کثرت سے یتیموں کے بارے میں تنبیہات اور آیات نازل ہوئی ہیں۔ چند آیات کی طرف اشارہ کرتا ہوں جس سے اندازہ ہوگا کہ اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ نے کس اہتمام سے اس پر تنبیہ بار بار فرمائی ہے۔ یتیموں کے بارے میں ان کی اصلاح، ان کی خیر خواہی، ان کے مال میں احتیاط، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ، ان کی اصلاح اور فلاح کی کوشش، حتیٰ کہ اگر کسی یتیم لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے مہر کو کم ذکر نے پر بھی تنبیہ کی گئی کہ کس میری کی وجہ سے اس کے مہر میں بھی کمی نہ کی جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ میں اور وہ شخص جو کسی یتیم کی کفالت کرتا ہو، جنت میں ایسے قریب ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ اس ارشاد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی ملا کر ان کی طرف ارشاد فرمایا کہ جیسے یہ دو قریب ہیں، ملی ہوئی ہیں، ایسے ہی میں اور وہ شخص جنت میں قریب ہوں گے۔ اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے تھوڑی سے آگے نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ میرا درجہ نبوت کی وجہ سے تھوڑا سا آگے بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اس کے قریب ہی اس شخص کا درجہ ہوگا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ جل شانہٗ کی رضا کے واسطے ایسا کرے تو اس کا ہاتھ یتیم کے سر کے جتنے بالوں پر پھرے گا ہر بال کے بدلہ میں اس کو نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکے یا لڑکی پر احسان کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے وہی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ جیسا اوپر گذرا۔ اور بھی کئی حدیثوں میں مختلف عنوان سے یہی مضمون وارد ہوا ہے (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگ قبروں سے ایسے اٹھیں گے کہ ان کے منہ میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات گذشتہ میں سے نویں آیت تلاوت فرمائی:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں"۔ شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹوں کی طرح سے بڑے بڑے ہیں اور فرشتے ان پر مسلط ہیں کہ وہ ان کے ہونٹوں کو چیر کر ان میں آگ کے بڑے بڑے پتھر ٹھونس رہے ہیں کہ وہ آگ منہ سے داخل ہو کر پاخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے۔ اور وہ لوگ نہایت آہ و زاری سے چلا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔ ان کو آگ کھلائی جا رہی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ چار قسم کے آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ جل شانہٗ نہ تو جنت میں داخل فرمائیں گے نہ جنت کی نعمتیں ان کو چکھنا نصیب ہوں گی۔ ایک وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیتا ہو، دوسرے سود خوار، تیسرے وہ شخص جو ناحق یتیم کا مال کھائے، چوتھے وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرے۔ (درمنثور)

حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ یتیموں پر احسان دو قسم کا ہے۔ ایک تو وہ ہے جو وارثوں پر واجب ہے۔ مثلاً اس کے مال کی حفاظت کہ اس میں زراعت یا تجارت وغیرہ سے ترقی ہو تاکہ اس کا نفقہ اور ضروریات پوری ہو سکیں، اور اس کی خوراک پوشاک وغیرہ کی خبر گیری۔ نیز اس کی لکھنے پڑھنے اور تعلیم آداب وغیرہ کی خبر گیری۔ دوسری قسم وہ ہے جو عام آدمیوں پر واجب ہے اور وہ اس کی ایذا کو ترک کرنا ہے اور نرمی اور مہربانی سے اس سے پیش آنا ہے۔ محفلوں اور مجالس میں اپنے پاس بٹھانا، اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا، اپنی اولاد کی طرح اس کو گود میں لینا اور اس سے محبت ظاہر کرنا اس لیے کہ جب وہ یتیم ہو گیا اور اس کا باپ نہ رہا تو حق تعالیٰ شانہٗ نے سب بندوں کو حکم کیا کہ اس کے ساتھ باپ جیسا برتاؤ کریں اور اس کو اپنی اولاد کی طرح سمجھیں، تاکہ باپ کے مرنے کی وجہ سے جو بے کسی اس کو لاحق ہو گیا، اس قوت حقیقی کے ساتھ کہ ہزاروں آدمی اس کے باپ کی جگہ ہو جائیں، دور ہو جائے۔ پس یتیم بھی قرابت شرعی رکھتا ہے جیسا کہ دوسرے اقارب قرابت عرفی رکھتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ)

دوسرا مضمون جو آیت بالا میں مذکور ہے وہ مسکین کے کھانے پر ترغیب نہ دینے پر تنبیہ ہے اور گویا بخل کے انتہائی درجہ کی طرف اشارہ ہے کہ خود تو وہ اپنا مال کیا خرچ کرتا، وہ یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ دوسرا بھی کوئی فقیروں پر خرچ کرے۔

قرآن کریم میں مسکینوں کے کھانا کھلانے پر بہت سی آیات میں ترغیب دی گئی جن میں سے بعض پہلے مذکور ہو چکی ہیں سورہ فجر میں ہے كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؀ اس میں اس پر بھی تنبیہ کی گئی کہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

ہماری کامیابی کا راز

اتباعِ سُنّتِ نبویؐ میں ہے!

حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ

صبح جاگ اُٹھنے کے بعد کام میں لگنے تک کی مسنون ہدایات

طریقہ نمبر ۱ صبح جب آنکھ کھلے تو تین بار الحمدللہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِي وَلَمْ يُمْسِكْهَا فِي مَنَامِي۔

سنت نمبر ۲ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھو لینا ضروری ہے۔

سنت نمبر ۳ اگر فرصت ہو تو صبح کی نماز کے بعد جہاں نماز ادا کی ہے وہیں سورج کے ایک بانس بلند ہونے تک بیٹھا رہے اور خدا کے ذکر میں مشغول رہے پھر دو چار نفل پڑھ کر اٹھ جائے اس عمل سے انشاء اللہ ایک حج اور عمرہ کے برابر ثواب نصیب ہوگا۔

سنت نمبر ۴ پھر حلال روزی کی تلاش میں مشغول ہو جائے دن بھر وقت پر نمازیں ادا کرتا رہے تو اس کا یہ تمام دن عبادت میں شمار ہو جائے گا۔

سنت نمبر ۵ اگر کسی کو فرصت میسر ہو تو اتباع سنت میں دوپہر کو کچھ دیر لیٹ جائے سونا ضروری نہیں۔ لیٹ جانا کافی ہے نیند آئے یا نہ آئے۔

رات کے اعمال مسنونہ

سنت بابت اطفال جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس وقت شیطانی لشکر پھیلتا ہے۔

سنت بابت گفتگو عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ مبادا جاگنے سے صبح کی نماز قضا ہو جائے نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیئے۔ البتہ وعظ اور نصیحت کے لئے یا وجہ معاش کی خاطر جاگنے کی اجازت ہے۔

سنت بابت چراغ جب رات کو سونے لگو تو چراغ گل کر دو۔ جلتے رہنے سے آگ لگنے کا اندیشہ ہے اسی طرح چولہے کی آگ بھی مٹی یا راکھ سے دوبارہ دبا دیں کھلی نہ چھوڑیں۔ البتہ اگر ضرورت کی بناء پر احتیاط کر لینے کے بعد یا آج کل کی روشنیاں، بجلی، لالٹین وغیرہ جلی رہیں تو اجازت ہے۔

فائدہ تمام علمائے اُمت کے نزدیک حقہ پینا مکروہ ہے۔ منہ میں بدبو ہونے کے سبب۔ اسی لئے تو بہتر یہی ہے کہ اس کو چھوڑ دو لیکن اگر کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے چھوڑنا دشوار ہو تو حقہ بھرتے وقت اس کو تازہ کر لیا کرو اور دن میں بار بار دھویا کرو۔ تاکہ اس کا پانی سڑ کر نجس اور نقصان دہ نہ ہو جائے سڑے ہوئے پانی کا حقہ پینا حرام ہو جاتا ہے۔

پھر حقہ والوں کو یہ بھی چاہیئے کہ سوتے وقت حقہ کو علیحدہ رکھ کر سوئیں کیونکہ بے احتیاطی کے سبب بہت سی زندگیاں جل کر ختم ہو چکی ہیں۔ نیز سوتے وقت کلی کر دو مسواک کر کے سوئیں حقہ پیتے وقت سونے سے دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہے۔ اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز نہ کریں اور غفلت نہ برتیں۔

سنت بابت برتن سوتے وقت برتنوں کو ڈھک دینا چاہیئے کیونکہ ان میں وباؤ اور شیطانی اثرات سرایت کر جانے کا اندیشہ ہے برتن ڈھکنے کے لئے کوئی چیز میسر نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ پڑھ کر ان پر رکھ دو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی برکت سے وبائی اور شیطانی اثرات رک جائیں گے۔

سنت متعلق بستر سونے سے پہلے بستر کو کسی کپڑے سے جھاڑ لینا چاہیئے، اگر تہبند کے کنارے سے جھاڑو تو تعمیل حدیث اور طریقہ مسنون ہونے کی بناء پر اجر و ثواب ملے گا۔ اے اللہ! ہم کو طریق مسنون ہونے کی بناء پر عمل کی توفیق عطا فرما اور ہم کو طریق سنت پر زندہ رکھ اور اسی پر موت نصیب فرما اور ہمارا حشر فرما نیک کاموں کے ساتھ۔

سنت بابت خواب جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو مثلاً آیۃ الکرسی چاروں قل، سورہ الحمد اور درود شریف، اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی صورت نظر آئے تو اعوذ باللہ پڑھ کر کروٹ بدل کر سوئیں خواب میں ڈرنے سے متعلق تفصیلی مضمون اگر دیکھنے کا شوق ہو تو میرا مختصر رسالہ "تعبیر خواب" مطالعہ کرو، جو احادیث کے مضامین سے مرتب کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ سورتیں پڑھنے سے پہلے اٰمنت باللہ اور کلمہ شریف پڑھنا بہتر ہے۔ باوضو سونا بہتر ہے۔ صبح اٹھ کر کام شروع کرنے تک کا بیان گزر ہی چکا۔

کھانے اور پینے کی سنتوں کا بیان

سنت متعلق ہاتھ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا بھی مسنون اور باعث ثواب ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ

دھونا بھی مسنون اور مستحب ہے۔

سنت بابت دسترخوان کپڑے کا دستر خوان بچھا کر کھانا مسنون ہے چمڑے کا دستر خوان میسر ہو تو اور بھی اچھا ہے کہ نبی کریمؐ نے اس کو استعمال فرمایا ہے

سنت بابت بسم اللہ کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا بڑی ضروری سنت ہے جو شخص بغیر بسم اللہ پڑھے شروع کر دیتا ہے تو اس کھانے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے اور وہ کھانا اور بے برکت ہو جاتا ہے پھر اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ یاد نہ رہے تو درمیان میں جب یاد آئے تو بسم اللہ اس طرح پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ اس طرح کرنے سے برکت لوٹ آتی ہے

سنت بابت شرکائے طعام اگر کئی آدمی اگر کھانے میں شریک ہوں تو ہر ایک کو اپنے آگے سے کھانا چاہیئے۔ البتہ کئی طرح کی چیزیں رلی ملی ہوں تو پھر جدھر سے دل چاہے کھائے کنارے سے کھائے کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے۔

سنت بیٹھنے کے متعلق کھانا اکڑوں بیٹھ کر یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے کھانا مسنون ہے یا پھر ایک پاؤں بچھائے اور دوسرا کھڑا رکھے اور آلتی پالتی مار کر بیٹھ کر کھانا نہیں چاہیئے کوئی مجبوری یا ضرورت ہو تو کوئی حرج نہیں

لقمہ کی بابت سنت لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھالے اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے

سرکہ کی بابت سنت سرکہ استعمال کرنا سنت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن سے خالی نہیں سمجھا جاتا۔

غلہ کی بابت سنت خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس میں کچھ جو بھی ملالے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے

گوشت کے متعلق سنت گوشت کھانا سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

برتنوں کے متعلق سنت جس برتن میں کھانا کھائے اس کو چاٹ کر صاف کرنا سنت ہے اس کا ثواب بھی بہت ہے اور وہ برتن اس کے لئے مغفرت کی دعا بھی کرتا ہے۔

کھانے پر شکر کھانے سے فارغ ہو کر خدا کا شکر کرنا سنت ہے۔ فراغت کے بعد یہ کلمے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

پینے کے متعلق سنت پینے کے متعلق سنت یہ ہے کہ برتن دائیں ہاتھ میں لے کر پیئے اور ہر سانس کے وقت برتن منہ سے ہٹالے پینے سے فارغ ہو کر

طریقہ کھانے میں عیب نہ نکالے، برا نہ کہے پسند نہ ہو تو خاموشی سے چھوڑ دے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت شریفہ تھی۔ پینے کے متعلق ایک سنت یہ ہے کہ بیٹھ کر پیئے کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے البتہ آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مسنون ہے۔

اطبار کرام و مُعالجین حضرات

آیورویدک کشتہ جات

اور

جڑی بوٹیوں کے نمکیات

صحیح اجزاء سے تیار کردہ

قرابادینی مرکبات

پیش کرنے والا ممتاز ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت

غلام فریدہ شاکر کورکوٹ

آپ کا نام نعمان باپ کا نام ثابت کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظمؒ ہے آپ کی پیدائش کا زمانہ عبدالملک بن مروان جو کہ دولت مروانیہ کا دوسرا بادشاہ شمار کیا جاتا ہے، مسند آرائے خلافت پر متمکن تھا، اور وہ اتنا مبارک باد دور تھا، کہ جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے والے چند صحابہ کرام موجود تھے۔ بلکہ خادم خاص حضرت انسؓ بن مالک زندہ تھے۔ جو کہ امام صاحب کے آغاز شباب تک زندہ رہے، اور ۹۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ امام ابوحنیفہؒ نے اپنی آنکھوں سے ان صحابہ کرام کو دیکھا اور شرف حاصل کیا آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو حضرت امام محمد باقر کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے امام صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم ہی قیاس کی بنا پر ہمارے دادا جان کی حدیثوں کی مخالفت کرتے رہتے ہو۔ آپ نے نہایت ہی ادب سے کہا، العیاذ باللہ حدیث پاک کی کون مخالفت کر سکتا ہے، اگر آپ تشریف رکھیں تو کچھ عرض کروں، پھر حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

(ابوحنیفہ) مرد ضعیف ہے یا عورت (امام باقر) عورت (ابوحنیفہ) وراثت میں مرد کا حصہ ہے یا عورت کا (امام باقر) مرد کا (ابوحنیفہ) اگر میں قیاس لگاتا تو کہتا کہ عورت کو زیادہ حصہ دیا جاوے، کیونکہ ضعیف کو ظاہراً قیاس کی بناء پر زیادہ ملنا چاہئے، پھر پوچھا (ابوحنیفہ): نماز افضل ہے یا روزہ (امام باقر) نماز (ابوحنیفہ) اس اعتبار سے حائضہ عورت پر نماز قضا کی واجب ہونی چاہئے نہ کہ روزہ کی، حالانکہ میں روزہ ہی کی قضا کا فتویٰ دیتا ہوں

امام باقر یہ سن کر اس قدر خوش ہوئے، کہ اٹھ کر آپ کی پیشانی چوم لی۔ ایک روز امام ابوحنیفہ کی خدمت میں بغداد کے یہودی حاضر ہوئے اور آپ سے بہت سوال کئے جواب شافی پایا، ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ فرمائیے، کہ دنیا میں کون سا ایک شہر ہے، جس میں ساٹھ محلے ہیں، تیس اجالے میں اور تیس اندھیرے میں، اور اندھیرے کا ایک محلہ ہزار شہروں سے بہتر ہے، سو وہ کون سا شہر اور کون سے محلے ہیں، امام صاحب نے فرمایا وہ شہر رمضان المبارک کا ہے، اور ساٹھ محلے اس کے تیس دن اور تیس راتیں ہیں، دن روشنی میں اور رات اندھیرے میں جو محلہ ہزار شہروں سے بہتر ہے، وہ شب قدر ہے، اسی طرح آپ کی خدمت اقدس میں بہت سے لوگ جمع ہو کر قرأۃ خلف الامام کے مسئلہ میں گفتگو کرنے آئے، امام صاحب نے کہا کہ اتنے آدمیوں سے میں تنہا کیسے گفتگو کر سکتا ہوں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اس مجمع میں سے کسی کا انتخاب کر لیں جو سب کی طرف سے اس کا کفیل ہوگا، اور اس کی تقریر پورے مجمع کی تقریر سمجھی جائے گی۔

لوگوں نے منظور کر لیا امام صاحب نے کہا، کہ آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے، تو بحث کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ آپ نے جس طرح ایک شخص کو سب کی طرف سے بحث کا مختار کیا۔ اسی طرح نماز کا امام بھی تمام مقتدیوں کی طرف سے قرأت کا کفیل ہوتا ہے۔

خلیفہ منصور نے امام صاحب کو ۱۴۶ھ ہجری میں قید کر دیا، قید خانہ میں بھی تعلیم کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ امام محمدؒ نے قید خانہ میں ہی تعلیم پائی رجب المرجب ۱۵۰ھ میں امام صاحب کو بے خبری کی حالت میں زہر دلوا دیا گیا۔ جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو فوراً سجدہ میں گر گئے اور اسی سجدہ کی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور وفات پائی۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

بقیہ: حضرت خولہ بنت ثعلبہ

نے کہا، ”بڑھی بی تم نے تو امیر المؤمنین کو بہت کچھ کہہ ڈالا“ (بقول حافظ ابن عبدالبرؒ یہ بات کہنے والے حضرت جارود عبدیؓ تھے) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ ”یہ جو کہتی ہیں انہیں کہنے دو، تمہیں معلوم نہیں، یہ کون ہیں؟ یہ خولہؓ بنت ثعلبہ ہیں، ان کی بات تو سات آسمانوں کے اوپر سنی گئی تھی۔ اور انہیں کے بارے میں تو آیہ قد سمع اللّٰہ نازل ہوئی تھی، مجھ اللہ کے ناچیز بندے کو تو ان کی بات بدرجہ اولیٰ سننی چاہیئے۔“

حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ کے سال وفات اور دوسرے حالات کی تفصیل کتب سیر میں نہیں ملتی۔

بقیہ: نونہالان ختم نبوت

(۲) آپ کو نبوت ملنے سے پہلے چالیس برس۔

(۳) نبوت ملنے کے وقت، یہی جب آپؐ شب معراج پر جا رہے تھے۔ حکمت (۱) بچپن میں کھیل کود سے پاک رہے۔ (۲) عام جوانوں کی طرح گھڑ سواری سے پاک رہے۔ (۳) تاکہ آپؐ نبوت کا بوجھ اٹھا سکیں۔

(۴) آپ ایک ایسے مشکل سفر پر جا رہے تھے اس لئے آپکو وہ طاقت دی گئی تاکہ آپؐ وہ سفر کر سکیں۔

کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا (۲) حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے (۳) حضورؐ نے پینتیس برس کی عمر میں مکہ والوں کے ساتھ مل کر بنایا۔ (۴) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے بنایا (۵) حجاج بن یوسف نے بنایا۔

حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ

تحریر: طالب ہاشمی

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ ایک دن چند اصحاب کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک بوڑھی خاتون ملیں۔ انہوں نے امیر المومنین کو روکا۔ اور باتیں شروع کر دیں۔ حضرت عمرؓ سر جھکا کر دیر تک ان کی باتیں سنتے رہے۔ اور جب تک وہ خاموش نہ ہوئیں آپ کھڑے رہے۔ ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا۔

"امیر المومنین آپ نے اس بڑھیا کی باتیں سننے میں اتنا وقت گزار دیا کہ اپنے ساتھیوں کو اتنی دیر روکے رکھا۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "جانتے بھی ہو یہ عورت کون ہے؟ یہ عورت وہ ہے جس کی بات اللہ نے سات آسمان پر سن لی تھی۔ واللہ اگر یہ رات بھر ٹھہرتی تو بھی میں سوائے نماز کے اور کوئی کام نہ کرتا۔ اور اس کی باتیں سنا کرتا۔"

یہ خاتون جن کی صدائے درد اللہ تعالیٰ نے عرش معلیٰ پر سن لی تھی۔ اور جن کا خلیفہ عرب و عجم فاروق اعظمؓ اس قدر احترام کرتے تھے حضرت خولہؓ بنتِ ثعلبہ تھیں۔

حضرت خولہؓ بنتِ ثعلبہ (بن اصرم بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف) کا تعلق انصار کے قبیلہ بن عوف بن خزرج سے تھا۔ ان کا نکاح اپنے ابن عم حضرت اوسؓ بن صامت سے ہوا تھا۔ جو حضرت عبادہؓ بن صامت کے بھائی تھے۔ ان دونوں بھائیوں کا شمار جلیل القدر صحابہؓ میں ہوتا ہے حضرت خولہؓ بھی اپنے شوہر کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ وہ ایک گھریلو خاتون تھیں۔ اور گمنامی کی زندگی بسر کر رہی تھیں، کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس نے انہیں لازوال شہرت عطا کی۔ اور صحابہؓ کرام کے نزدیک ان کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا۔

واقعہ یہ تھا کہ حضرت خولہؓ کے شوہر اوسؓ بن صامت ایک معمر آدمی تھے۔ اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کے مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہو گیا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتے تھے۔ اور بعض اوقات جوش غضب میں آپے سے باہر ہو جاتے تھے ایک دن غصے میں آ کر اپنی اہلیہ (حضرت خولہؓ) سے کہہ دیا۔

"اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّی"

(یعنی تو میرے اوپر ایسی ہے۔ جیسے میری ماں کی پیٹھ)

اس زمانے میں اس طرح کے الفاظ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ تم مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہو۔ اس قسم کے فعل کا نام "ظہار" ہے جب ان کا غصہ اترا۔ تو سخت پریشان ہوئے کہ یہ کیا حرکت کر بیٹھا ہوں۔ اب گھر کو بچانے کی کیا صورت ہو۔ خولہؓ بھی دم بخود بیٹھی تھیں۔ جب حضرت اوسؓ نے ان کے سامنے ندامت کا اظہار کیا تو بولیں

"گو تم نے طلاق نہیں دی۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتی۔ کہ یہ الفاظ کہنے کے بعد میرے اور تمہارے درمیان میاں بیوی کا رشتہ باقی رہ گیا ہے یا نہیں تم رسول اللہؐ کی خدمت میں جاؤ۔ اور اس بات کا فیصلہ کراؤ۔"

حضرت اوسؓ نے کہا۔

"مجھے یہ واقعہ رسول اللہؐ کے سامنے بیان کرنے سے شرم آتی ہے۔ خدا کے لئے تم ہی ہادیٔ برحقؐ سے اس کے متعلق فتویٰ لو۔"

حضرت خولہؓ فوراً رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں آپؐ اس وقت ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ کے گھر تشریف فرما تھے۔ خولہؓ نے سارا قصہ بیان کر کے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کیا میری اور میرے بچوں کی زندگی کو تباہی سے بچانے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔"

حضورؐ نے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تم اس پر حرام ہو گئی ہو۔"

ایک دوسری روایت کے مطابق حضورؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ

"اس مسئلے میں ابھی تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔"

سرور عالمؐ کا جواب سن کر حضرت خولہؓ زار و فریاد کرنے لگیں۔ اور بار بار حضورؐ سے عرض کرنے لگیں، کہ اوسؓ میرا ابن عم ہے۔ اس کی تند مزاجی اور بڑھاپے کا حال حضورؐ پر روشن ہے۔ اس نے غصہ میں آ کر ایسی بات کہہ دی ہے، جو میں قسم کھا کے کہتی ہوں کہ طلاق نہیں ہے۔ خدارا کوئی ایسی صورت بتائیں کہ میری اور میرے بوڑھے شوہر اور بچوں کی زندگی تباہ ہونے سے بچ جائے

سرورِ عالمؐ اپنی رائے پر قائم رہے۔ لیکن خولہ رضؓ مایوس نہ ہوئیں۔ اور برابر حضورؐ کو قائل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

" اے مولائے کریم میں تجھ سے اپنی سخت ترین مصیبت کی فریاد کرتی ہوں۔ اے اللہ جو بات ہمارے لئے رحمت کا باعث ہو۔ اسے اپنے نبیؐ کی زبان سے ظاہر فرما۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ یہ منظر اتنا درد ناک تھا کہ میں اور گھر کے سارے لوگ اشکبار ہوگئے۔

حضرت خولہ رضؓ کا اصرار جاری تھا کہ یکایک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا، خولہ رضؓ ذرا انتظار کر شاید اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا فیصلہ کر دیا ہے حضرت خولہ رضؓ کے لئے یہ سخت امتحان کی گھڑی تھی، انہیں ڈر تھا کہ فیصلہ میرے خلاف ہوا، تو اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکوں گی۔ لیکن جب حضورؐ کی طرف دیکھا، تو آپؐ کو متبسم پایا، اس سے ان کے دل کو قرار آ گیا، اور خوشخبری سننے کے لئے کھڑی ہو گئیں حضورؐ نے فرمایا۔

" خولہ رضؓ اللہ تعالیٰ نے تمہارا فیصلہ کر دیا۔"

پھر آپؐ نے سورہ مجادلہ شروع سے آخر تک پڑھی۔ اس کی پہلی ہی آیت حضرت خولہ رضؓ کے بارے میں تھی۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ

(اللہ نے سن لی، اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے تکرار کر رہی ہے، اور اللہ سے فریاد کئے جاتی ہے۔ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بیشک اللہ سمیع اور بصیر ہے)

اس کے بعد اس سورۃ میں نازل ہونے والے احکام کے مطابق آپؐ نے حضرت خولہ رضؓ سے فرمایا، کہ اپنے شوہر سے کہو، کہ ایک لونڈی یا غلام آزاد کر دیں

حضرت خولہ رضؓ نے عرض کیا،

" یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے خاوند کے پاس نہ کوئی لونڈی ہے۔ نہ غلام!"

حضورؐ نے فرمایا " تو پھر وہ مسلسل ساٹھ روزے رکھیں۔"

حضرت خولہ رضؓ بولیں: " یا رسول اللہ! خدا کی قسم میرا شوہر بڑا کمزور ہے۔ جب تک وہ دن میں تین بار کھا پی نہ لے۔ اس کی بینائی جواب دینے لگتی ہے مسلسل ساٹھ روزے رکھنے اس کے لئے ناممکن ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا: " اچھا تو ان سے کہو۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔

خولہ رضؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ! میرا شوہر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ الا یہ کہ آپ مدد فرمائیں۔"

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحاب کرم تو حاجت مندوں پر ہر وقت برستا ہی رہتا تھا، آپؐ نے حضرت اوسؓ بن صامت کو اتنا سامانِ خوراک عطا فرمایا جو ساٹھ آدمیوں کی دو وقت کی غذا کے لئے کافی تھا حضرت اوس رضؓ نے یہ سامان صدقہ کر کے اپنے ظہار کا کفارہ ادا کر دیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ کفارہ کا نصف سامانِ خوراک حضورؐ نے عطا فرمایا۔ اور نصف حضرت خولہ رضؓ نے شوہر کو دیا۔

علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے۔ کہ خولہ رضؓ حضورؐ سے رخصت ہو کر گھر آئیں۔ تو حضرت اوس رضؓ کو دروازے پر اپنا منتظر پایا۔ بیتابی سے پوچھا کیوں خولہ رضؓ حضورؐ نے کیا حکم دیا؟ خولہ رضؓ نے سارا ماجرہ بیان کیا، اور کہا کہ تم بہت خوش قسمت ہو۔ جاؤ اور امِّ المنذر رضؓ بنت قیس سے ایک بار شتر کھجوریں لے کر ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دو تاکہ تمہاری قسم کا کفارہ ادا ہو جائے۔

حضرت اوس رضؓ کو اس فیصلہ پر ناقابل بیان مسرت ہوئی۔ اور انہوں نے کفارہ ادا کر کے آئندہ کے لئے ایسی بات منہ سے نہ نکالنے کا عہد کیا۔

سورۂ مجادلہ کے نزول کے بعد حضرت خولہ رضؓ کا مرتبہ لوگوں کے نزدیک بہت بلند ہو گیا۔ یہاں تک کہ اکابر صحابہ رضؓ بھی ان کی از بس توقیر و تعظیم کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضؓ سے ان کی ملاقات کا جو واقعہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ بیہقی سے ماخوذ ہے بعض دوسرے اہل سیر نے اسے دوسرے انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے راستے میں خولہ رضؓ کو دیکھا تو ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر حضرت عمر رضؓ کو وہیں روک لیا۔ اور کہنے لگیں۔

" او ہو، عمر! ایک زمانہ تھا کہ میں نے تمہیں بازار عکاظ میں دیکھا تھا۔ اس وقت لوگ تمہیں عمیر عمیر کہہ کر پکارتے تھے اور تم لاٹھی ہاتھ میں لے کر بکریاں چراتے پھرتے تھے۔ تھوڑے ہی زمانے کے بعد لوگ تمہیں عمر کہنے لگے اور پھر وہ وقت آیا، کہ تمہارا لقب امیر المؤمنین ہو گیا۔ پس مخلوقِ خدا کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو، اور یقین جانو کہ جو شخص عذاب الٰہی سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے بعید بھی قریب ہوتا ہے۔ اور جو موت سے ڈرتا ہے، اس کو ہر وقت مرنے کا دھڑکا لگا رہے گا۔ اور وہ اسی چیز کو کھو دے گا۔ جس کو وہ بچانا چاہتا ہے۔

" کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضؓ کے ساتھ تھے ایک

باقی ص ۹ پر

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

جن کی گھن گرج نے قادیانی شاطروں کی بساط اُلٹ دی

"دیوبند" دنیا کی تمام یونیورسٹیوں میں ایک منفرد اسلامی دینی، تعلیمی، تہذیبی، سیاسی، ملی، اور تاریخی، مذہبی یونیورسٹی ہے۔ ہندوستان کے سینے پر یہ اس شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہے جس کی جڑیں زمین میں پھیلی ہوئی ہیں، اور شاخیں آسمان کی بلندیاں چھو رہی ہیں۔ ان ہی سایہ دار شاخوں کی چھاؤں تلے منزل کے مسافر اطمینان و سکون کا سانس لیتے رہتے اور رہے رہتے ہیں، ان ہی پُر میوہ شاخوں سے پھل کھاتے رہے۔ اور اب بھی کھا رہے ہیں، حاسدین کے باوجود اس کا بدن جوان ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے شباب میں ذرا سا فرق نہیں آیا۔

اس مادر علمی کی گود سے بڑی بڑی شخصیات ابھریں۔ اس یونیورسٹی کے دامن دنیا میں جہاں علامۃ العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری، شیخ الہند محمود الحسن، شیخ العرب والعجم حضرت مدنی، شیخ الاسلام حضرت شبیر احمد عثمانی، حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا جیسے مدبرین و محدثین و مجاہدین ملتے ہیں، وہاں ان کے دامن میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے سپوت بھی نظر آتے ہیں۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری پٹنہ ضلع بہار کی سرزمین پر ربیع الاول ۱۸۹۱ء صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جبکہ فرنگی استبداد کے دورِ حکومت کا سورج ہندوستان میں نصف النہار پر تھا، اور ہندوستان کے در و دیوار ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ خیز منظر سے لرزاں تھے۔ انسانیت غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی سسکیاں لے رہی تھی، نبضِ انسانی ڈوب رہی تھی۔ اور مغلیہ فرمانرواؤں کے دور کا سورج غروب ہوئے کامل ۳۴ برس ہو چکے تھے کہ سید ضیاء الدین کے گھر اللہ تعالیٰ نے ایک کلی کھلا دی جس کی مہک سے برصغیر کے باسیوں کے دماغ معطر ہوئے۔ ددھیال نے عطاء اللہ اور ننھیال نے شرف الدین احمد نام رکھا۔ آپ امام علی ولی حضرت امام حسنؓ کی اولاد میں سے تھے۔ اور سراج الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی بھی آپ کے اجداد میں سے تھے۔

قرآن کریم اپنے والد سے حفظ کیا۔ شاہ جی کو کلام اللہ وراثت میں ملا تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ اور والد محترم کا سینہ انوارِ کلام الٰہی کا گنجینہ تھا، اور جب ماں باپ ایسے سعادت مند ہوں، تو بیٹا بھی کیسے پیچھے رہتا۔ ذوقِ تلاوت کا یہ عالم کہ خود شاہ جی فرماتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر کے درمیان قرآن مجید پڑھ کر ختم کر لیتا تھا۔ قرآن کی قرأت میں تو آپ کو معراج حاصل رہی۔ حجازی لے میں جب قرآن مجید تلاوت کرتے تو معلوم ہوتا کہ قرآن نازل ہو رہا ہے۔ اور روح الامین کی کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی آواز گونج رہی ہے۔ صبا ٹھہر ٹھہر کر اور نسیم شوخیاں بھول کر ان کی تلاوت سنتی۔ پرندے پرواز بھول جاتے۔ اور مجمع مبہوت ہو جاتا۔ آپ کی تلاوت کو غیر مسلم بھی شوق سے سنا کرتے تھے۔ جواہر لال نہرو تو شاہ جی کی تلاوت کے دیوانے تھے۔ کسے معلوم کہ یہ حجازی لے میں پڑھنے والا آگے چل کر تحریک آزادی کا نامور ہیرو بنے گا۔ کون جانتا تھا کہ یہ برصغیر کا درد مند خطیب کہلائے گا۔ رفتہ رفتہ وقت کی رفتار تیز ہوتی گئی، شاہ جی کی آواز بھی گلی کوچوں میں پھیلنے لگی۔ آخر پھر ایسا وقت بھی آ گیا کہ یہ مایۂ ناز قاری برصغیر کا خطیب اعظم بن گیا۔

پہلی گرفتاری

امیر شریعت اب بین الاقوامی خطیب کا روپ دھار چکے تھے۔ جدھر جاتے، لوگوں کے دلوں کی دھڑکنوں پر حکمرانی کرتے۔ آپ کی سحر بیانی نے عوام پر جادو کر ڈالا تھا۔ شاہ جی اب امرتسر اور گجرات سے نکل کر راوی اور چناب کی بپھری ہوئی لہروں پر حجازی نغمہ الاپ رہے تھے۔ ستلج اور بیاس کی موجوں نے انہیں اپنے کندھے پیش کئے۔ اب مذہبی تقاریر میں سیاست کی گتھیاں بھی سلجھانے لگے۔ پنجاب میں آنے کی وجہ سے طبیعت و مزاج میں نکھار و بہار آ گئی۔ حلقۂ یاراں وسیع ہو گیا۔ خطابت کا روپ نکھرتا گیا۔ برطانوی سامراج پر خطابت کی بجلیاں گرانے لگے۔ اور غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے ارباب اقتدار سے ایسے ٹکرائے کہ ان کے فلک بوس ایوانوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ فرامین وقت نے اپنے لرزتے ایوانوں کو دیکھ کر شاہ جی کو باغی قرار دے دیا گیا۔ اور بقول "مرزا جانباز" کہ انگریزی قانون شکاری کتے کی طرح ان کے نقشِ پا کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔ بالآخر انہیں ۲۷ مارچ ۱۹۲۱ء کو تین بجے شب امرتسر سے دفعہ ۱۲۴ الف کے تحت گرفتار کر لیا۔

عشق اپنے مجرموں کو پابجولاں لے چلا

گرفتاری کا جو سلسلہ شروع ہوا تو شروع ہی رہا۔ بات پہنچی تیرے زلف کے سر ہونے تک۔ قید و بند کی صعوبتوں کی کل تعداد ۹ سال دو ماہ ۲۴ دن ہے۔ اس مرد حر کی زندگی کی دہائی ریل میں اور آدھی جیل میں کٹی۔ مگر پھر بھی ہمت جواں رہی، حوصلے بلند اور عزائم پختہ رہے، کسی کے دریوزہ گر نہ بنے۔

اس لئے کہ

ازل سے رچ گئی ہے سربلندی ان کی فطرت میں
انہیں بس ٹوٹنا آتا ہے جھکنا نہیں آتا

تحریک آزادی کا ہیرو

جب آپ نے وادیٔ سیاست میں قدم رکھا، تو قدم قدم پر خارِ مغیلاں بچھے ہوئے تھے اور ہر مود ار دو دشمن موت کی دعوت دیتے تھے۔ دیوارِ زنداں دعوتِ نظارہ دیتی تھی۔ جلاد وطن کا کھٹکا رہتا تھا۔ ان نامساعد و ناگفتہ بہ حالات کا

مقابلہ کرنا جوئے شیر لانا تھا۔ کوئی خارجی کا باعث نہیں تھا۔ حالات یہ تھے کہ دین کے ٹھیکیدار جبہ و دستار کی عزت و عظمت محفوظ رکھنے کے لئے حجروں میں گوشۂ تنہائی کا شکار ہوگئے۔ مگر دیوبند کا یہ سپوت ختم نبوت کا مجاہد بے باک، اور تحریک آزادی کا نامور ہیرو آگے بڑھا۔ حالات کی پرواہ کئے بغیر ہندوستان کی سرزمین پر برطانوی سامراج کے خلاف نفرت کا بیج پھیلاتا رہا۔ امیر شریعت کا شمار ان مجاہدین صف شکن میں ہوتا ہے جنہوں نے لوحِ آزادی اپنے خون جگر سے رقم کی۔ شاہ جی برصغیر کے چپے چپے پر درد دل بیان کرتے رہے۔ ان کی ولولہ انگیز تقریروں سے تحریک آزادی کو چار چاند لگے۔ آپ کی تقریر کا یہ اقتباس تو تحریک آزادی کا ماٹو اور مجاہدین اسلام کی جبینوں کا جھومر ہے۔

وہ زمانہ آگیا۔ جس کا انتظار تھا۔ نگاہ اٹھاؤ اور دیکھو کہ جنگ عظیم گھنگھور گھٹاؤں کی طرح سروں پہ منڈلا رہی ہے۔ نہ جانے کب جل تھل ہو۔ غیب کا علم تو اللہ کو ہے۔ وہی علام الغیوب ہے۔ لیکن مشیت ایزدی نے ظالموں کا یوم حساب قریب کر دیا ہے۔ جنگ ہوگی۔ ضرور ہوگی۔ یورپ کے میدانوں میں ہوگی۔ اور اپنی ہولناک بربادیوں کے ساتھ پھیل جائے گی۔ جو چیز پردۂ غیب میں ہو اس کے بارے میں حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ اور نہ ہی پیش گوئی کی جا سکتی ہے علیم و خبیر ذات الٰہی ہے۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جنگ کیا لائے گی۔ اور کیا چھوڑ جائے گی۔ جن لوگوں نے پہلی جنگ عظیم میں فتح حاصل کی۔ اور اس کے بعد تمرد ہوگئے۔ پھر نسل انسانی کو تقسیم کیا۔ اور ملکوں کی بندر بانٹ کی۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں کھڑے ہیں؟ اور انہیں کہاں پہنچنا ہے؟ انہیں جنگ کے تھپیڑوں سے محسوس کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں کوئی قوم نہ تو غلام رکھی جا سکتی ہے۔ اور نہ غلام رہ سکتی ہے۔ ہندوستان آزاد ہوگا۔ آئندہ جنگ کے دوران آزاد ہوگا۔ جنگ اپنے انجام کو پہنچے گی۔ تو آزاد ہوگا۔ اب اس کی آزادی موقوف اور معطل نہیں کی جا سکتی۔ قدرت اپنے فیصلے انسانوں کی خاطر نہیں بدلا کرتی۔ ہندوستان کی آزادی کا فیصلہ عرش کی رفعتوں پہ ہو چکا ہے۔ جو لوگ اب بھی اپنی پیشانیوں پر وفاداری کا قشقہ لگا کر اپنی غلامی کی عمر کو طول دینا چاہتے ہیں۔ انہیں اس تعبد کا حق ہے۔ ان کا ضمیر آزادی کی لذت سے آشنا ہی نہیں۔ ان کے لئے ممکن ہے کہ یہ سب فخر و ناز کی پونجی ہو۔ اور وہ اسے توشۂ آخرت خیال کرتے ہوں۔ لیکن اب جو سفینہ ڈوبنے والا ہے۔ وہ ڈوب کر رہے گا۔ اسے بچایا نہیں جا سکتا۔ میں نے اپنی عمر اسی جدوجہد میں لگا دی ہے۔ میں اب عمر کی اس منزل پر ہوں، کہ تھک چکا ہوں۔ میرے بال سفید ہو چکے ہیں۔ لیکن بعض دلوں کی سیاہی ابھی تک نہیں دھلی۔ ان کے نزدیک ہم باغی ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ بغاوت کیا ہوتی ہے؟۔ کیا اپنی آزادی کا مطالبہ کرنا بغاوت ہے؟۔ اور جب یہ الفاظ وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں اپنے ہندوستانی ہونے سے انکار نہیں۔ اور مسلمان کہلاتے ہیں تو میرا دل کھول اٹھتا ہے۔ میرا دماغ دہکنے لگتا ہے۔ میری زبان انگارے اگلنے لگتی ہے میں سوچتا ہوں۔ کہ یہی لوگ ہیں جو اپنے ایمان کی جانکنی کا تماشہ دیکھتے ہیں کس زبان سے کہوں، کہ ان مادر زاد وفاداروں نے برطانیہ کے عشق میں اپنی جانیں دے کر یا محبِ حریت خواہوں کے سر اتار کر قومی آبرو کو مجروح کیا۔ اور حریت ضمیر کے چہرے پر کالک ملی ہے۔ اب وہی کالک ان کے چہروں کو سیاہ کر چکی ہے۔ اور آزادی کا چہرہ صبح کے سورج کی طرح دمک رہا ہے۔ انہیں سلطنت کے فرزند ہونے پر ناز ہے بہت ہے تو تاریخ کی رفتار روک لیں۔ تاریخ اس تیزی سے پلٹا کھا رہی ہے، کہ انگریز کو ہندوستان خالی کرنا ہوگا۔ اور ہم آزاد ہو کر رہیں گے۔ موذن صبح کی اذان دے چکا ہے اور اب صبح کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔

عقیدۂ ختم نبوت اور امیر شریعت

حضرت امیر شریعت اس مکتبہ فکر کے تلمیذ تھے۔ جس کی بنیادیں حجۃ الاسلام قاسم نانوتویؒ اور شیخ الہند محمود الحسنؒ کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی تھیں۔ وہ عمر بھر ایک ہی مشن پر کمربستہ رہے کہ برصغیر میں یا تو برطانوی سامراج کا جنازہ اٹھے گا۔ اور یا میں خود ان کے خلاف تبلیغ کرتے کرتے تختۂ دار پر لٹک جاؤں۔ شاہ جی کا دل عشق رسولؐ کی جلوہ گاہ تھا۔ عشق رسولؐ میں وہ اس قدر محو تھے، کہ اسی عشق نے انہیں عقیدہ ختم نبوت کا مجاہد بنا دیا۔ شاہ جی نے جس لگن، محنت، محبت، اخلاص کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے پرچم کو لہرایا ہے۔ تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سارقین ختم نبوت کا تعاقب آپ کا وظیفۂ حیات رہا۔ قادیانیت ان باطل مذاہب میں سے ایک ہے۔ جس کی بنیاد ہی اسلام دشمنی پر رکھی گئی۔ تاکہ مسلم قوتوں کو نقصان کا سامنا ہو۔ اور اسلام کی راہ میں رخنے ڈالے جائیں مگر تاریخ کی سچائیاں گواہ ہیں۔ کہ جب کبھی جس جماعت نے بھی اسلام سے ٹکر لی۔ وہ اپنی موت آپ مرگئی۔ حق و صداقت کے اتھاہ سمندر میں وہ خس و خاشاک کی طرح بہہ نکلی۔ اور اسلام کی ترجمانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی نہ کسی کا انتخاب فرمایا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب راجپال نے کتاب "رنگیلا رسول" لکھی جس میں سرکار دو عالمؐ کی ذات پر رکیک حملے کئے گئے تھے۔ تو شاہ جی لاہور کے دہلی دروازہ میں تاریخی اجتماع سے مخاطب ہوئے۔ اسٹیج پر مفتی کفایت اللہ، خواجہ عبدالرحمن، مولانا احمد سعید دہلوی اور چوہدری افضل حق بھی موجود تھے۔ فرمایا، کہ آج ہم سب مخزن رسولؐ کی ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ بنی نوع انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ آئی ہیں۔ اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں؟۔ ارے دیکھو تو ام المومنین حضرت

عائشہؓ دروازے پر کھڑی نہیں؟ یہ سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کر تمہاری محبت کا یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو، لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ تڑپ رہے ہیں، اور عائشہؓ و خدیجہؓ پریشان ہیں، بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنین کی کیا وقعت ہے؟ آج ام المومنین عائشہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں، وہی جنہیں رسول اللہ حمیرا کہہ کر پکارتے تھے، جنہوں نے سید دو عالمؐ کو رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی، اگر تم خدیجہؓ اور عائشہؓ کی ناموس پر جانیں دے ڈالو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں، یاد رکھو، یہ موت آئے گی تو پیام حیات لے کر آئے گی۔ اس ایمان افروز خطاب نے مسلمانوں کے دل گرما دیئے، مگر دار و رسن کی سعادت غازی علم الدین کے مقدر میں آئی، انہوں نے شاہ جی کے اس جملے پر عمل کرتے ہوئے کر!

ترین رسول کرنے والی زبان نہ رہے یا توہین سننے والے کان نہ رہیں، گستاخ رسولؐ راجپال کو واصل جہنم کر ڈالا، اور عدالت میں اقرار جرم کر کے پھندے کو چھوتے ہوئے تختہ دار پر لٹک گیا، امیر شریعت نے دھرتی کے بدترین عنصر اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے تار پود بکھیر ڈالے، آپ کی تحریک یہ آقتباس مرزا غلام احمد کی پوری ذریت کو چیلنج ہے، اور یہ چیلنج تاریخ کے سینے پر کوہ ہمالیہ کی حیثیت رکھتے ہیں،

وہ (مرزا محمود) نبی کا بیٹا ہے اور میں نبی کا نواسہ ہوں، وہ آئے اور مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی اور عربی زبان میں بحث کرے، یہ جھگڑا آج ہی طے پا جاتا ہے، وہ پردے سے باہر نکلے، نقاب اٹھائے، کشتی لڑے، مولا علی کے جوہر دیکھے، ہر رنگ میں آئے، میں ننگے پاؤں آؤں اور وہ ریشمی لباس پہن کر آئے، میں موٹا جھوٹا پہن کر آؤں وہ مزعفر کباب باقر خانیاں اور اپنے ابا کی سنت کے مطابق پلومر ٹانک وائن پی کر آئے، میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کر آؤں،" یہی میدان یہی گوی ہے (وفات) کائنات کی ہر چیز فنا ہونے کے لئے ہے، بقاء و دوام صرف اللہ ہی کی ذات پاک کو حاصل ہے، موت و حیات کے فیصلے رب العلیٰ کی بارگاہ سے ہوتے ہیں، شاہ جی بھی ماضی کی پچاس سالہ تاریخ ساز شخصیت تھے، افواج آزادی کا جانباز مجاہد جس کی آواز میں شیروں کی گرج اور بجلی کی کڑک، ارادے کوہساروں کی طرح مضبوط اور عزائم ستاروں کی طرح بلند، جذبات میں سمندروں کے طوفان لے کر سلطنتوں کو اپنے علم بحر زخار میں خس و خاشاک کی طرح بہائے جانے والا آج جاریائی پر بے حس و حرکت پڑا اپنے خالق کے فیصلے کا منتظر ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت کا پیغام اجل کہہ ہی گیا، اور شاہ جی نے ہنستے مسکراتے اس کا فیصلہ پر لبیک کہہ دی، برصغیر کا یہ دردمند خطیب ختم نبوت کا پروانہ، عاشق رسولؐ تحریک آزادی کا نامور ہیرو ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو زندگی کے ۷۰ سال گزار کر دنیا والوں سے روٹھ گیا، اور دار فانی سے دار جاودانی میں دائمی بسیرا کر لیا۔

وہ رنگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا آسمان نے جنہیں خاک چھان کر

مَت ٹھکرا

- ماں باپ کی محبت کو مت ٹھکرا۔
- ملتی ہوئی روزی کو مت ٹھکرا۔
- کھانے پینے کی چیز کو مت ٹھکرا۔
- چھوٹی سی چھوٹی نعمت کو مت ٹھکرا۔

امام الاولیاء کا پیغام اہل خیر کے نام

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ کی طرف سے جمیع اہل خیر مسلمانان پاکستان کی خدمت میں پر زور اور پر درد اپیل ہے کہ دریاخان ضلع بھکر میں مولانا شبیر احمد صاحب کی زیر نگرانی مسجد عثمانیہ کی تعمیر شروع ہے۔ جس کی بنیاد کا فقیر کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے لیے صدقہ جاریہ کا اندوختہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مسجد عثمانیہ کی تکمیل فرماتے اور امداد کرنے والوں کی امداد قبول فرما کر اپنی رضامندی و خوشنودی سے سرفراز فرماتے۔

والسلام فقیر خان محمد، خانقاہ سراجیہ

ترسیل کا پتہ: شبیر احمد مہتمم مسجد و مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ نزد نہر کالونی دریا خان ضلع بھکر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

س:۔ (۱) ایک پلاٹ لیا قیمت ادا کر دی تھی لیکن میرے نام منتقل نہیں ہوا ہے۔

۲۔ دوسرا پلاٹ ایک ادارے سے قرض لیکر پیسے جمع کروائے میں اس ادارے کو رقم کی ادائیگی ماہانہ قسطوں میں ادا کر رہا ہوں یہ پلاٹ بھی میرے نام منتقل نہیں ہوا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے۔

۳۔ زکوٰۃ پلاٹ کے خریدتے وقت جو رقم ادا کی تھی اس پر ہوگی یا موجودہ قیمت پر ادا ہوگی۔

۴۔ پلاٹ قرض لے کر لیا گیا ہے جو کہ ابھی پورا ادا نہیں ہوا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ کیونکہ وہ پوری رقم اس وقت میری ملکیت نہیں ہے یا جو رقم ادا کر دی گئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

۵۔ کچھ رقم بطور قرض بھائی کو دی ہوئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

۶۔ زکوٰۃ کی کل رقم تھوڑی تھوڑی کرکے ادا کی جا سکتی ہے یا یکمشت کی جائے۔

۷۔ زکوٰۃ کتنے عرصے میں ادا کی جا سکتی ہے۔ مزید کوئی سہولت ادائیگی میں ہو سکتی ہے۔

ج:۔ اگر آپ نے پلاٹ اپنی رہائشی ضرورت کے لئے لیا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر اس خیال سے لیا کہ مہنگا کرکے فروخت کر دینگے تو اس کی موجودہ قیمت پر زکوٰۃ ہے۔ یہی حکم دوسرے پلاٹ کا ہے۔ قرض کی جو رقم آپ کے ذمہ ہے اس کو منہا کر لیجئے۔

ج:۔ اس پر زکوٰۃ ہے۔

ج:۔ تھوڑی تھوڑی کرکے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

ج:۔ زکوٰۃ جتنی جلد ممکن ہو ادا کر دینی چاہیے اس کے لئے کوئی معیاد نہیں۔ (واللہ اعلم)

س:۔ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا ہوں اور میرے پیچھے کوئی دوسرا نمازی نماز پڑھ رہا ہے اُس کے آگے سے ہٹنا گناہ تو نہیں ہے جب کہ میں نماز ختم کرکے جانا چاہتا ہوں۔

ج:۔ جا سکتے ہیں کوئی گناہ نہیں۔

س:۔ میں ایک کمپنی میں رنگساز ہوں نماز کے وقت کچھ رنگ میرے ہاتھوں میں رہ جاتا ہے وہ جلدی میں یا کوشش سے بھی نہیں اترتا تو کیا میرا وضو یا غسل صحیح ہوگا رنگ بدن پر بھی بعض اوقات رہ جاتا ہے اور ناخن پر سے تو کنارون میں سے اترتا ہی نہیں پکا رنگ ہوتا ہے وضو اور غسل ٹھیک ہوگا۔

ج:۔ صرف رنگ کے رہ جانے کا تو کوئی حرج نہیں۔ رنگدار چیز اگر لگی ہوئی ہو تو اس کا اتارنا ضروری ہے۔

س:۔ غسل خانے میں پیشاب کرنا یا مسجد میں جو استنجاء خانہ میں پیشاب کرنا میری عادت ہے اگر باہر دس دفعہ بھی پیشاب کروں ان دونوں جگہ میں لازمی پیشاب مجھے آجاتا ہے یہ گناہ تو نہیں۔

ج:۔ جگہ پکی ہو اور اسے صاف کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

س:۔ پیشاب کے چھینٹے جو کہ بالکل باریک ہوں پاؤں یا جسم کے دوسرے حصے میں پڑھنے سے گناہ ہے اگر چھینٹے بوٹ پہنے آدمی کے پاؤں یعنی بوٹ پر گریں تو کیا حکم پاؤں جیسا ہوگا؟

ج:۔ پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہیے۔ قبر کا عام عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

س:۔ بچے جو نابالغ ہوں اور نماز پڑھ رہے ہوں تو صف میں ملنے کے لئے ان کے آگے سے گزرنا ہو تو کیا وہ بھی گناہ ہے۔

ج:۔ جماعت کی نماز میں ان کے آگے گزر سکتے ہیں

س:۔ ہمارے محلے میں دو مسجدیں ہیں ایک نماز جمعہ دو بجے ادا کرتے ہیں ایک ڈھائی بجے اور تین بجے ختم ہوتا ہے پہلی والی مسجد میں جماعت ذرا کم چھوٹی ہوتی ہے دوسری میں کافی لوگ ہوتے ہیں مجھے کون سی مسجد میں نماز ادا کرنی چاہیے میں فی الحال دوسری مسجد میں جاتا ہوں۔

ج:۔ جمعہ کا اوّل وقت میں ادا کرنا سنت ہے۔ اور تاخیر خلاف سنت۔

س:۔ عقیقہ کا گوشت پکا کر دینا چاہیے یا کچا ہی بانٹ دیں اور جس کو عقیقہ کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کریں۔

ج:۔ کچا بھی تقسیم کر سکتے ہیں گنجائش نہ ہو تو عقیقہ نہ کریں پھر کوئی گناہ نہیں۔

س:۔ خاوند نے بیوی کو حق مہر ادا نہیں کیا اور وفات ہو گئی خاوند نے نہ بخشا یا تھا خاوند نے ایک مرتبہ بیوی کو کہا کہ حق مہر معاف کر دو لیکن زوجہ نے نہ تو حق مہر لیا اور نہ ہی معاف کیا خاوند اب مرگیا ہے مہر کا کیا ہوگا؟

ج:۔ وہ مہر شوہر کے ذمہ قرض ہے اس کے مال میں سے دوسرے قرضوں کی طرح مہر بھی ادا کیا جائے۔ بعد میں وارثوں کا حق ہے۔

آئینہ

مدفن نبی کا انتخاب خدائی ہوتا ہے

صحابہ کرامؓ

محمد اقبال حیدر آبادی

پیغمبر کی روح اللہ تعالیٰ جس جگہ قبض فرماتے ہیں وہی جگہ مدفن کے لیے بھی منتخب فرما چکے ہوتے ہیں۔ گویا حضورؐ نے خود ہی اس قول کے ذریعے فیصلہ دے دیا کہ جس حجرہ میں ہیں وہیں دفن کر دو یہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا تھا اس روضہ اقدس پر قربان جو لطافت اور پاکیزگی سے مالا مال ہے۔ کیا اچھی آرام گاہ جس کی آغوش میں بہترین خلائق اور سردار ہی آرام فرما ہیں۔ ؎

یہ حقیقت جملہ اہل علم کو تسلیم ہے
عرش اعظم سے سوا ہے بے شک روضۂ آپؐ کا
آپؐ کا مسکن بھی یہ ہے آپؐ کا مدفن بھی یہ
برتر ارض و سما ہے شک ہے روضہ آپؐ کا

حضرت کعب احبارؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں اور لوگ بھی موجود تھے حضرت کعبؓ نے فرمایا۔ ہر روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اپنے پروں سے قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور آپؐ پر صلوٰۃ پہنچاتے ہیں پھر وہ فرشتے شام کے وقت چلے جاتے ہیں پھر دوسرے اور ستر ہزار فرشتے آتے ہیں وہ بھی اپنے پروں سے قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور آپؐ پر صلوٰۃ پہنچاتے ہیں۔ یہ سلسلہ فرشتوں کا اس وقت تک جاری رہے گا جب آپؐ کی قبر شریف (قیامت کو) کھلے گی اور آپؐ زندہ ہو کر باہر آئیں گے (دارمی شریف)

یہاں یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی برحق کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی غیر معزز مقام میں وفات نہیں ہونے دیتے۔ ہاں جو جعلی اور بناوٹی نبی ہو اسے بیت الخلاء میں مرنا نصیب ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مرزا غلام احمد جیسے دجال کی تکذیب کے لیے یہ حدیث بھی کافی ہے " کہ اللہ تعالیٰ اس جگہ کسی نبی کی روح لیتے ہیں جس جگہ اسے دفن کرنا مقصود ہو" جب کہ اس کذاب کو ہم دیکھتے ہیں کہ اسے لاہور میں علاج کیلئے لایا گیا تو لاہوری مرزائیوں کی بلڈنگ میں اقامت کے دوران اسے سخت ہیضے نے آلیا۔ جب قضائے حاجت کے لیے گیا تو بیت الخلاء میں ہی جہنم واصل ہوا۔ چشم دید گواہوں کے مطابق تو اسے وہیں بیت الخلاء میں دفن کرنا تھا اور قادیان لے جانے کا کوئی جواز نہ تھا۔

صحابہ کرامؓ

تجھے میں کیا بتاؤں کہ وہ صحرا نشین کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہانبان و جہاں آرا

نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا چونکہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے وقت سے قیامت تک آنے والی تمام دنیا انسانیت کے لیے تھی خواہ وہ کسی خطہ ارض سے تعلق رکھنے والے ہوں کسی رنگ و نسل والے ہوں، کسی زمانے میں پیدا ہونے ہوں۔ انسان تو در کنار جنات کی نجات کے لیے بھی آپ ہی کی شریعت مطہرہ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دین کو ہر طرح کی خوبیوں سے نواز دیا۔

آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم طلوع ہوا۔ ۲۳ سال اس کی نورانی کرنوں سے صحابہ کرامؓ جیسے ستارے اکتساب نور کرتے رہے۔ دین کے تمام گوشوں کو مکمل فرما کر ابھی یہ دین صرف عرب ہی میں پھیلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بلا لیا۔ اس کے بعد دنیا کے کونے کونے میں آواز پہنچانے اور لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ کا کام صحابہ کرامؓ نے انجام دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے اسلام پر سب سے بڑی مصیبت فتنہ ارتداد کی آ پڑی۔ مدعیان نبوت اور منکرین زکوٰۃ کی زبردست قوتیں اسلام کے خلاف صف آرا ہو گئیں۔ آپؐ کے جانشین اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان سے جہاد فرما کر حفاظتِ دین کا کارنامہ سر انجام دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اگر صحابہ کرامؓ کے زمانے میں پیدا ہوتا اور نبوت کا دعویٰ کرتا تو صحابہ کرامؓ اس کذاب کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے اور آج اس کا کوئی نام لیوا نہ ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے تمام صحابہ کرامؓ صفاءِ فطرت طہارت قلب اخلاص اور اطاعت و ایثار کے اس مقام کو پہنچ گئے تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔ کیوں نہ ہو جب اللہ نے انہیں اپنی کتاب کا حامل سیرت رسولؐ کا محافظ اور دین کا قائد بنایا تھا۔ دعویٰ رسالت کے وہ عینی شاہد تھے اور گواہ جتنا عادل ہو دعویٰ رسالت کے گواہوں پر جرح کر کے دعویٰ رسالت کو کمزور کیا جائے۔ اصحاب رسولؐ پر طعن درحقیقت قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔ سرتاج انبیاء خاتم المرسلین کی صحبت میں ہر وقت رہنے والے صحابہ۔ آپؐ کے سفر و حضر کے ساتھیوں پر تمام الزامات جھوٹے اور غلط ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دین کی سربلندی کے لیے بہت قربانیاں دیں۔

یہودیوں نے تاریخ کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا

اور غیر مستند آدمی لاعلمی کی وجہ سے سبائیوں کی روایت کو بطور سند پیش کرتا ہے لیکن مسلمان مورخ تمام صحابہ کرامؓ کو عادل راستباز۔ نیک نیت اور اغراض نفسانی کے تقاضوں پر عمل کرنے سے مبرا مانتے ہیں۔ جو تاریخ جو کتاب کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی کی مرتکب ہو وہ مردود ہے اور اس کا مورخ مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمان تمام صحابہ کرامؓ کی عزت اور ادب کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے متعلق امت کو نصیحت ، میرے صحابہ کو بُرا نہ کہنا۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تب بھی وہ نہیں پہنچ سکتا (بخاری ، مسلم)

ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں دیکھو تو ان سے کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے اس شر پر (ترمذی)

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم آسمان انسانیت پر وہ سورج تھے جو ایک بار طلوع ہوئے اور اپنی ضیا پاشیوں سے دنیا کو منور کر کے غروب ہو گئے۔ پھر ان جیسے سورج کی انسان امید نہیں کر سکتا۔ اہل اسلام ان پر جتنا فخر کریں کم ہے۔

فرقہ بندی حضرت علیؓ کی نظر میں

مرسلہ: محمد ساجد ـــ ننکانہ

حضرت علیؓ کا قول مبارک ہے "خبردار" فرقہ بندی سے بچے رہنا۔ سواد اعظم کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا شیطان کے قابو میں آجاتا ہے۔ جیسے بکری ریوڑ سے الگ ہو کر بھیڑیا کی غذا بن جاتی ہے۔ خبردار جو شخص فرقہ بندی کا داعی ہو اسے قتل کر دو۔ اگرچہ وہ میری ہی دستار کے نیچے ہو۔ (نہج البلاغ)

میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟

ربوہ کے ایک نومسلم قادیانی کے تاثرات

"میرا نام رشید احمد خالد ہے میں قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ قادیان کی کفریہ اور غلیظ فضا میں آنکھ کھولی۔ باپ سے مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ اور خرافات وراثت میں حاصل کیں اور بالغ ہونے پر ایک کٹر اور متعصب قادیانی تھا میں نے مرزائیت کا لٹریچر خوب پڑھا اور قادیانیت کے بارے میں اچھی خاصی معلومات حاصل کر لیں۔ پاکستان بننے کے بعد میں دارالکفر ربوہ منتقل ہو گیا یہاں میں بڑے زور و شور سے قادیانیت کا پرچار شروع کر دیا میری خدمات کو دیکھتے ہوئے مجھے مرزا ناصر کے ذاتی سٹاف میں شامل کر لیا گیا وقت گزرتا گیا اور میں کفر و الحاد کی دلدل میں دھنستا گیا۔

لیکن ایک اہم نکتہ بیان کرتا جاؤں جس نے میری کایا پلٹ دی کہ قادیانی ہونے کے باوجود مجھے حضرت علی ہجویریؒ سے بے پناہ عقیدت تھی اور میں اکثر ان کے مزار اطہر پر حاضری دیا کرتا تھا۔ آج سے تقریباً تین سال پہلے مجھے درد گردہ شروع ہو گیا بڑے بڑے قادیانی ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن تکلیف بڑھتی گئی اس پریشانی کے عالم میں ایک رات سو گیا لیکن میرے بخت جاگ اٹھے خواب میں مجھے حضرت علی ہجویریؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے پوچھا "کیوں پریشان ہو؟" میں نے نہایت مؤدبانہ انداز میں جواب دیا "درد گردہ نے ناک میں دم کر رکھا تھا" حضرتؒ نے دعا کی۔ اور جب میں خواب سے بیدار ہوا تو درد گردہ سے مکمل نجات پا چکا تھا۔ ایک رات پھر مجھے حضرتؒ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی حضرتؒ نے پوچھا "کیوں پریشان ہو؟" میں نے جواباً عرض کیا بچوں کے کچھ معاملات ہیں اس سلسلے میں بڑا فکرمند ہوں حضرتؒ نے دعا فرمائی اور میری وہ مشکلات بھی چند دنوں میں حل ہو گئیں۔ ایک رات پھر حضرتؒ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرتؒ نے مجھے حکم دیا کہ مرزائیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جا۔ صبح بیدار ہوا تو میں نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور میرے ساتھ میرے بیوی بچوں نے بھی مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ ہمارے مسلمان ہونے کی خبر راکل فیملی پر برق بن کر گری اور جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں ہلچل مچ گئی۔ قادیانی میری جان لینے کے درپے ہو گئے۔ قادیانی قواعد کے مطابق پہلے لالچ دیا گیا میں نے انکار کر دیا پھر دھمکایا گیا خوفناک مستقبل کی پیشن گوئیاں کی گئیں لیکن میں نے نبوت کے ان قذاقوں سے ببانگ دہل کہہ دیا یہ گردن کوئی کفری گردن نہیں جو جھک جائے اب اس جسم میں جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرا ہوا خون دوڑتا ہے یہ گردن کٹ تو سکتی ہے جھک نہیں سکتی اور میں نے نبوت کے لیٹروں کو للکار کے یہ بھی کہہ دیا میں ربوہ نہیں چھوڑوں گا اور یہیں ختم نبوت کا مورچہ قائم کر کے تمہاری جعلی نبوت کا پول کھولوں گا۔ گھر کا بھیدی ہونے کے ناطے تمہاری سیاہ کرتوتوں سے لوگوں کو آگاہ کروں گا میری کھری کھری باتیں سن کر قادیانیوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور ایک رات جب میں چنیوٹ

باقی ص ۳۰ پر

مسئلہ ختم نبوت پر
ایک دلچسپ مناظرہ

ایک مرتبہ مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب مدظلہٗ سے ابتدائی تدریس کے زمانے میں ایک قادیانی کی ملاقات ہوگئی۔ ملتے ہی قادیانی مناظر نے اپنی تعریف قابلیت اور مہارت جتانی شروع کردی کہ میں نے بو علی سینا کی کتابیں پڑھی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کے بعد اس مرزائی نے مسئلہ جریان نبوت پر بات شروع کردی ذیل میں اس مختصر مگر دلچسپ مناظرے کی روداد پیش کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

حضرت مفتی صاحب:۔ آپ کا اصل دعویٰ تو اثبات نبوت مرزا ہے۔ مسئلہ جریان نبوت آپ کے دعوئ نبوت پر دلیل کے لئے صغریٰ کا کام دیتا ہے یا کبریٰ کا؟

قادیانی مناظر:۔ یہ ہماری دلیل نہیں ہے بلکہ اس مسئلہ کو ہم اس لئے بیان کرتے ہیں، کہ مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرتے ہوئے اکثر علماء یہ بحث از خود چھیڑ دیتے ہیں، کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بحث کرنا پڑتی ہے۔

مفتی صاحب:۔ یہ بحث آپ اس عالم سے کریں، جو اسے چھیڑے۔ مجھ سے براہ راست اپنے دعوئ نبوت مرزا پر بحث کریں۔ اس لئے کہ میں تو اس کا قائل ہوں کہ بفرض محال اگر نبوت جاری ہو تو بھی مرزا صاحب نبی نہیں ہو سکتے۔

حضرت والا کے اس اصرار کے باوجود قادیانی مناظر جریان نبوت ہی پر بحث کرنے پر مصر رہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ قادیانی مناظر اس مسئلہ پر اصل مدعا کی طرف آتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم ہے، کہ مرزا صاحب کی نبوت کو ثابت کرنے کے آگے کانٹوں کا انبار ہے۔ اس لئے حضرت والا ارخاء عنان کے لئے جریان نبوت ہی پر بحث کرنے پر رضا مند ہوگئے۔ کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھیں، کہ کسی کمزوری کی بنا پر اس بحث سے پہلو تہی کر رہے ہیں، چنانچہ اب بحث شروع ہوتی ہے۔

حضرت مفتی صاحب:۔ یہ بحث ہے تو بالکل فضول مگر جب آپ اپنے اصل مدعا کی طرف نہیں آنا چاہتے، اور اسی پر مصر ہیں، کہ جریان نبوت ہی پر بحث ہو، تو چلئے اسی پر فرمائیے۔

قادیانی مناظر:۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک بالاتفاق نبوت جاری رہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا یہ دعویٰ ہے، کہ نبوت ختم ہوگئی، جو شخص متفق علیہ حقیقت کے خلاف کا قائل ہوتا ہے۔ وہ مدعی کہلاتا ہے، اور مدعی کے ذمہ دلیل بیان کرنا ہوتا ہے آپ مدعی ہیں، لہٰذا ختم نبوت پر دلیل بیان کریں۔

حضرت مفتی صاحب:۔ آپ میرا مدعی ہونا تسلیم کرتے ہیں؟

قادیانی مناظر:۔ (ذرا ہچکچا کر) ہاں! اس حیثیت سے کہ آپ متفق علیہ حقیقت کے خلاف کے قائل ہیں۔

حضرت مفتی صاحب:۔ آپ حیثیت وغیرہ چھوڑیں اور صاف اس کا اقرار کریں، کہ آپ مجھے مدعی مانتے ہیں،

قادیانی مناظر:۔ (دبی ہوئی زبان میں) ہاں آپ مدعی ہیں،

قادیانی مناظر کو حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے مدعی تسلیم کرنے میں تردد اس لئے ہو رہا تھا کہ مناظرہ میں ہر شخص مدعی بننے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر یہاں خود حضرت مفتی صاحب اپنے مدعی ہونے کا ان سے اقرار لے رہے ہیں،

حضرت مفتی صاحب:۔ یہ بتایئے، کہ آپ کے ہاں نبوت بشرط لاشیٔ جاری ہے، یا لا بشرط شیٔ؟

قادیانی مناظر:۔ آپ علمی اصطلاحات استعمال نہ کریں، عام فہم زبان میں بات کرنا چاہیئے۔

حضرت مفتی صاحب:۔ یہاں عوام کا کوئی ایسا مجمع نہیں، اس لئے علمی اصطلاحات کے استعمال میں کوئی حرج تو نہیں، معہذا آپ کی خواہش کی رعایت کرتا ہوں، میرا مطلب یہ ہے، کہ آپ کے ہاں مطلق نبوت جاری ہے، یا النبوۃ المطلقہ؟

قادیانی مناظر:۔ دونوں میں کیا فرق ہے؟

حضرت مفتی صاحب:۔ میں نے خیال کیا کہ آپ بو علی سینا کی کتابیں دیکھے ہوئے ہیں، اس لئے سمجھ جائیں گے مطلب یہ ہے، کہ آپ کے ہاں نبوت کی دو قسمیں ہیں، تشریعی اور ظلی، یہ دونوں قسمیں جاری ہیں، یا ایک؟

قادیانی مناظر:۔ ایک قسم ہے جاری یعنی ظلیّ، تشریعی نبوّت ختم ہوگئی،

حضرت مفتی صاحب:۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نبوت تشریعی جاری تھی، آپ اس کے ختم ہو جانے کے قائل ہیں، متفق علیہ حقیقت کے خلاف کہہ رہے ہیں، اس لئے آپ مدعی ٹھہرے، آپ اس پر دلیل بیان کریں

قادیانی مناظر:۔ میں مدعی نہیں ہوں،

حضرت مفتی صاحب: بعینہٖ جس طریقے سے آپ نے مجھے مدعی ٹھہرایا، اسی طریقے سے آپ مدعی بن رہے ہیں۔

قادیانی مناظر: میں کسی طرح مدعی نہیں ہوں

حضرت مفتی صاحب: جس طریقے سے مجھے مدعی بنایا تھا۔ بعینہٖ اسی طریقے سے آپ مدعی بن گئے اب اگر آپ مدعی نہیں، تو میں بھی مدعی نہیں، قصہ ہی ختم ہوگیا۔

قادیانی مناظر: (مجبور ہوکر اپنے مدعی ہونے کا بادل ناخواستہ اقرار کرتے ہوئے دلیل پیش کرتے ہیں) نبوت تشریعیہ کے لئے کچھ شرائط ہیں (ان شرائط کی تفصیل بیان کرنے سے بچنے کیلئے کہا کہ) یہ شرائط آپ کو معلوم ہی ہیں۔

حضرت مفتی صاحب: مجھے ان شرائط کا علم نہیں، آپ ہی بیان کریں۔ نیز یہ بھی بتایئے، کہ ان شرائط کا وجود ممکن ہی نہیں، یا ممکن تو ہے واقع نہیں۔

قادیانی مناظر: ممکن ہے مگر واقع نہیں۔

حضرت مفتی صاحب: اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی ممکن تو ہے مگر واقع نہیں۔

قادیانی مناظر: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی ممکن ہی نہیں۔

حضرت مفتی صاحب: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شرط ممکن ہو۔ اور مشروط ممتنع!

قادیانی مناظر کافی دیر تک اس بحث میں الجھتے رہے۔ کہ شرائط ممکن ہیں۔ اور نبوت تشریعی ممکن نہیں مگر بالآخر اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ کہ نبوت تشریعی کے شرائط بھی ممکن نہیں۔

حضرت مفتی صاحب: اب دو دعووں کا اثبات آپ کے ذمہ ہوگیا۔ ایک تو یہ کہ جو چیز آپ بیان کریں۔ اس کی شرطیت دلیل سے ثابت کریں۔ دوسرا یہ کہ اس شرط کا ممتنع ہونا بھی ثابت کریں۔

قادیانی مناظر: (ایک آیت پڑھ کر) اس سے یہ ثابت ہوا کہ تشریعی رسول تب آتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلی کتاب میں تحریف ہونے لگے۔ چونکہ قرآن کریم میں کوئی تحریف نہیں ہوسکتی۔ اس لئے تشریعی رسول بھی نہیں آسکتا۔

حضرت مفتی صاحب: اس آیت سے تو سببیت ثابت ہوئی۔ نہ کہ شرطیت، یہ تحریف ماقبل نئی رسالت کا سبب ہے۔ شرط نہیں یعنی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ بغیر تحریف ماقبل کے کوئی نیا رسول نہیں آسکتا، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام تشریعی نبی تھے مگر آپ سے قبل کسی دین کی تحریف نہیں ہوئی۔ کیا نیا رسول آنے کی یہ وجہ نہیں ہوسکتی۔ کہ دین ماقبل میں کوئی تحریف نہ بھی ہو۔ مکمل طور پر صحیح طریقے پر موجود ہو۔ اس کے باوجود اس کے احکام طبائع کے مناسب نہ رہے ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نئے رسول کے ذریعہ اس زمانہ کے طبائع کے مطابق احکام بھیجیں فرمائیں بہرحال شرطیت ثابت نہیں ہوتی۔

قادیانی مناظر: (شرمندگی کی ہنسی طاری کرکے فرمانے لگے) شرطیت ہو یا سببیت بات یوں ہی ہے۔

یہ کہہ کر اپنی چھیڑی ہوئی بحث کو خود ہی ختم کردیا اور حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے بار بار اصرار کے باوجود نہ اصل مدعا یعنی اثبات نبوت مرزا پر بات کرنے کو تیار ہوئے، اور نہ ہی مسئلہ جریان نبوت پر مزید کلام کیا۔ بالکل ہی خاموش ہوگئے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ ہم نے کبھی کسی مناظر کو اس طرح خاموش ہوتے ہوئے نہ دیکھا نہ سنا۔ یہ صاحب اپنی خاموشی میں منفرد ہیں۔

آل پاکستان ختم نبوۃ کانفرنس ربوہ میں ۹ اکتوبر کو منعقد ہوگی

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ ۸-۹ اکتوبر بروز جمعرات جمعہ شب و روز منعقد ہورہی ہے۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے رہنما۔ علماء۔ مشائخ۔ دانشور۔ وکلاء۔ مذہبی و سیاسی قائدین۔ ملکی و غیر ملکی نمائندگان شریک ہوں گے۔ کانفرنس حسب سابق عدیم المثال اور تاریخ ساز ہوگی۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی سربراہی میں استقبالیہ کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ ملک بھر کے تمام قابل ذکر شہروں سے قافلے شرکت کریں گے۔ کانفرنس کے ترجمان نے ملک بھر کی مقامی شاخوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانفرنس کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے اپنی تجاویز مرکزی دفتر ملتان کو ارسال کریں۔ کانفرنس سے قبل جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی اور مدارس کی ضروری تعمیر و مرمت اور سٹیج بنانے کا کام اگلے ہفتہ سے شروع کیا جارہا ہے۔ مولانا فقیر محمد صاحب فیصل آبادی کو کانفرنس کا سیکرٹری اطلاعات مقرر کیا گیا ہے۔ کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت نامے، قراردادیں۔ خطبہ استقبالیہ۔ اعلامیہ کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جارہی ہے جو اگلے ہفتہ اپنا کام شروع کردے گی۔ کانفرنس کے ترجمان نے اسلامیان پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ کانفرنس کی تیاری کیلئے کام شروع کردیں اور دعا کریں کہ اللہ رب العزت کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائیں کانفرنس کے چھ اجلاس ہوں گے۔ ہر اجلاس کی صدارت ملک عزیز کے نامور رہنما کریں گے۔ ان اجلاسوں کے صدور کا فیصلہ کرکے ان کو دعوت نامے جاری کئے جارہے ہیں

مرزا کی عبرت ناک موت کی چشم دید گواہ

مرزا کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم

عبدالخالق قریشی ، دوبئی

عبرتناک موت کئی قسم کی ہوتی ہے لیکن جو موت اللہ جل شانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دی، وہ عبرتناک بھی تھی۔ اور پوری قادیانی قوم کے لئے نصیحت بھی، لیکن افسوس قادیانی اس موت کو بڑی اچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ایسی گندگی میں مرنے والا یہ کیڑا۔ ذرا اس کے بیٹے بشیرالدین قادیانی کی زبانی سنئے۔

"خاکسار نے یہ روایت جو شروع میں کی گئی ہے۔ جب دوبارہ والدہ صاحب کے پاس برائے تصدیق بیان کی۔ اور حضرت موعود (مرزا) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا حضرت صاحب (مرزا) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم آپ کے پاؤں دباتے رہے۔ اور آپ آرام سے لیٹ گئے۔ اور وہ سو گئے۔ اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت ہوئی۔ اور غالباً ایک یا دو دفعہ حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف (کمزوری) محسوس کی۔ اور آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے۔ اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت (مرزا) نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اس قدر ضعف تھا کہ آپ چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہو گئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا۔ اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا۔ کہ آپ پشت کے بل گر پڑے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا۔ اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اور اس پر میں نے گھبرا کر کہا۔ اللہ یہ کیا ہوا۔ تو آپ نے کہا۔ یہ وہی ہے۔ جو میں کہتا تھا۔ (موت قریب ہے۔ جھوٹ بولنے سے اب بھی باز نہیں آیا۔ سچ نہیں کہتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے شرط ہار گیا۔) خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آپ سمجھ گئی تھیں۔ کہ حضرت صاحب (مرزے) کا کیا منشاء تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ "ہاں۔"

(سیرت المہدی ص۱۰۹ مصنف بشیر احمد قادیانی)

قارئین کرام! اندازہ کریں۔ کہ پانچ دست اور دو قے یہ "قہر" نہیں تھا۔ تو کیا تھا۔ ایک دست ہی پیٹ خالی کر دیتا ہے۔ اور پھر اس پر دو قے۔ وہ بھی دستوں۔ جیسے میرا ایک قادیانی دوست تھا۔ ایک مرتبہ اس موضوع پر گفتگو ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ موت تو انسان کو کہیں بھی آ سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ قادیانیوں کو مرزے کا پاخانے میں مرنا عقیدتاً بہت پسند ہے۔

دوسری عبرتناک موت

چند روز ہوئے۔ مجھے ایک قادیانی لاہور میں ملے۔ اور لاہور سے باہر ایک جگہ لے گئے۔ (تاکہ کوئی مسلمان نہ سن لے) اسی اثناء میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے۔ وہ بزرگ جھٹ بول اٹھے۔ کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ موت کے وقت مرزا محمود احمد کا دشمن خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ صاحب کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ میں نے اس بزرگ سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا تھا۔ مگر مجھے بہت تعجب ہوا۔ بالکل ایسے ہی الفاظ مخالفین (مسلمان)، کہ حضرت (مرزا) صاحب کے متعلق بھی کہتے ہیں، کہ حضرت کے منہ سے بھی پاخانہ جاری تھا۔ لاکھ مناؤ نہیں مانتے۔"

(چوہدری محمد اسماعیل صاحب قادیانی لاہوری پیغام صلح جلد نمبر ۲۷، نمبر ۱۳ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا)

قادیانیو! مرزا غلام احمد قادیانی اور خواجہ کمال الدین قادیانی (لاہوری) کی اموات سے سبق حاصل کرو۔ اور راہ راست اختیار کر لو۔ اس میں تمہارا بھلا ہے۔ ورنہ پاخانہ دار اموات کے لئے تیار ہو جاؤ گا۔

بقیہ :- تیزان کا بائیکاٹ

ہر جگہ پہنچ کر قادیانیوں کی سازشوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرے گی شیزان سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں مجلس ختم نبوت خان پور نے دو ہزار سے زائد پمفلٹ بھی چھپوا کر ضلع بھر میں تقسیم کرا دیے . اجلاس میں مولانا محمد عبدالکریم ندیم ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مولانا ابوبکر صدیقی۔ مولانا محمد عارف قاسمی۔ مولانا ممتاز قاسمی۔ مولانا محمد اسحاق۔ مولانا محمد عبداللہ ظہیر ہدایت اللہ محمود۔ حبیب مغل۔ قاری عبدالرزاق۔ قاری محمد اکبر عبدالوہاب مزاری۔ دوست محمد مزاری۔ فیض احمد جتوئی۔ ارشاد احمد خان کونسلر بلدیہ۔ ساجد محمود۔ عبدالوحید طاہر۔ یوسف صلاح الدین طاہر محمود۔ ظفر محمود۔ اشفاق احمد۔ حاجی سیف اللہ محمود۔ اشفاق قریشی۔ ندیم اشرف۔ جاوید اقبال۔ احسن نواز۔ امداد اللہ مدنی گلزار احمد۔ میاں سمیع اللہ۔ میاں مختیار احمد۔ مولانا عبدالسمیع عارف۔ اور دیگر معززین شہر و کارکنان ختم نبوت شریک ہوئے اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا۔

- بہن کی محبت کو مت ٹھکرا۔
- اپنے خیر خواہوں کی بات کو مت ٹھکرا۔

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ــــ بزرگان دین ــــ

حیات مسیح کا عقیدہ کوئی اختلافی نہیں ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے مرزا غلام احمد قادیانی وہ واحد شخص ہے جس نے حیات مسیح کے عقیدہ کو اختلافی بنا کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کی سعی لاحاصل کی۔ حالانکہ خود مرزا صاحب کا عقیدہ بھی وہی تھا جو تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ رہا۔

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ اور دین اسلام (اس آیت میں) وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا" (براہین حصہ چہارم ص۴۱۳)

(۲) "یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ و ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اسکو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی میں سے کچھ بخرہ اور حصہ نہیں دیا (ازالہ اوہام ص۵۵۷)

(۳) والنزول ایضاً حق نظراً علیٰ تواتر الآثار وقد ثبت من طرق فی الاخبار۔

ونزول از روئے تواتر آثار ہم راست است
چرا کہ از طرق متعددہ ثابت گشتہ

(انجام آتھم ص۱۵۸)

مسیح کا نزول آسمان سے ہوگا اسے اس سلسلے میں نزول اور سماء کا لفظ ملاحظ کیجئے۔

یا ایھا الناس ان نزول المسیح کان امراً غیبیا (آئینہ کمالات ص۴۲۶) قد اخبرونی عن سر نزول المسیح (ص۴۸۵)، ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ (ص۴۰۹ وغیرہ وغیرہ)

مرزا غلام قادیانی نے انگریز آقاؤں کی شہ پر اس عقیدہ سے کلیۃً انحراف کیا اور وفات مسیح کے عنوان پر اپنی عمر خبیث صرف کی۔ مرزا غلام قادیانی نے اس سلسلے میں کون کون سی شاطرانہ چالیں چلیں اس وقت کا موضوع نہیں۔ یہاں ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جن بزرگوں کا بڑا کا دم بھرا تھا ان کا کیا عقیدہ تھا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کا عقیدہ بھی حیات مسیح ہی کا ہے تو پھر قادیانی امت کو اپنے تمام عقائد سے فوراً توبہ کر کے اہل اسلام کے گروہ میں شامل ہو جانا چاہیئے تاکہ عقبیٰ کی ذلت و رسوائی سے بچ سکیں۔

(۱) سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

حضرت ابن عباس قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارہ میں ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۲۲۵) لیجئے سیدنا حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے!

عن ابی صالح عن ابن عباسؓ قال ان اللہ رفع بجسدہ وانہ حی الآن وسیرجع الی الدنیا فیکون فیھا ملکا ثم یموت کما یموت الناس (طبقات کبریٰ جلد اوّل ص۲۶ مطبوعہ لندن)

معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ یہی تھا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہوا اور آپ حیات ہیں اور دوبارہ نزول فرمائیں گے پھر آپ پر موت طاری ہوگی۔ بتلایئے حضرت ابن عباسؓ قرآن کو اول نمبر سمجھنے والوں میں سے ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی!

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۲) سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ (۱۵۰ھ) کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی رقم طراز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور معرفت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لیئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۸۵)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ

۱۔ امام اعظمؒ علم۔ درایت۔ اجتہاد۔ فہم و فراست میں سب سے اعلیٰ تھے۔

۲۔ کسی چیز کے ثابت ہونے اور نہ ہونے میں بخوبی فرق کر سکتے تھے۔

۳۔ قرآن شریف کو سمجھنے میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا

۴۔ کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی۔

۵۔ معرفت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ ہوئے تھے۔

۶۔ جس مقام تک آپ پہنچے آپ کے بعد کوئی نہ پہنچا

اب دیکھئے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا کیا عقیدہ تھا

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وسائر

باقی ص۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

بے لوث خدمت انسانی سے سرشار ہے

اعجاز رسول ــــــ لاہور

جناب یقین کریں کہ مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ اس مادہ پرستی کے دور میں بھی ایک ایسا ادارہ کام کر رہا ہے لوگوں کی فلاح روح کی فلاح اور بے لوث خدمت انسانی سے سرشار ہے۔ اس ادارے کے متعلق جان کر بے حد خوشی ہوئی۔

جیسا کہ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ آج کل قادیانی اور دوسرے بہت سے ادارے ننھے ذہنوں کو ننھے ذہنوں کو غلط راستے پر ڈال رہے ہیں۔ اس وقت اس قسم کے ادارے کی قوم کو بہت ضرورت تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے پوری فرمائی اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

چاند سا خوبصورت رسالہ

صاحبزادہ اعجاز اشرف انجم ۔ ضلع جہلم

"ختم نبوت" کا تازہ شمارہ ملا۔ بے حد پسند آیا۔ پہلے شماروں کی نسبت یہ شمارہ متاثر کن تھا۔ اللہ کرے میرا یہ چاند سا خوبصورت رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے آمین۔

اگر ہو سکے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ پر ختم نبوت میں سوالاً جواباً انعامی مقابلہ شروع کیا جائے تاکہ بڑوں کے ساتھ ساتھ بچے بھی دلچسپی سے رسالہ خریدیں اور مطالعہ کر کے دین حق سے روشناس ہوں۔ نیز اس سے رسالہ "ادبی دنیا" میں بھی متعارف ہوگا۔ یہ انعامی مقابلہ ایک ماہ میں صرف ایک ہونا چاہیے اگر کوپن شپ ہو تو مزید بہتر۔

دل خوش ہوتا ہے

رانا عبدالرحمٰن آزاد ــــــ دہاڑی

آپ کا شائع کردہ رسالہ ختم نبوت کو میں یکم جنوری ۱۹۸۶ء سے وصول کر رہا ہوں اور اس رسالہ کی فکر پڑی رہتی ہے کہ کب رسالہ آئے گا کب اس کو پڑھیں گے تو میرا دل اس رسالے کو پڑھ کر باغ باغ ہو جاتا ہے میں اس رسالہ کو خود بھی پڑھتا ہوں اور گھر والے بہن بھائیوں کو بھی پڑھاتا ہوں تو وہ بھی بہت خوش ہوتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کرنے کے لئے دیتا ہوں تو وہ بھی بہت خوش ہوتے ہیں ہاں اور مجھے آپ کا رسالہ بہت اچھا لگتا ہے تو میں انشاء اللہ اب بہت اچھی طرح مطالعہ کیا کروں گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت تک جاری رکھے۔ آمین

شمارہ پڑھ کر دل کو سکون ہوا

انجم شاہین ٹیلگراف ورکشاپ کوٹڑی

میں آپ کا رسالہ ختم نبوت ہر ہفتہ باقاعدگی سے پڑھتی ہوں میں آٹھویں جماعت کی طالبہ ہوں اور ہر ہفتے آپ کا شمارہ پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے آپ کا نیا شمارہ پڑھا، بہت ہی اچھا لگا اللہ رب العزت آپ کو مرزائیت کی تردید میں مزید ہمت عطا فرمائے (آمین) اور اس رسالے کو مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

مجھے مسلم لیگ کے بجائے مسلمہ لیگ کے نام سے پکارا جائے

شوکت علی شاہد ننکانہ صاحب

میں نے اپنا نام مسلم لیگ کی بجائے مسلمہ لیگ رکھ لیا ہے کیونکہ میں نے پاکستان بنانے کیلئے "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ لگایا تھا۔ اور پھر آج تک اس نعرے سے انحراف کر رہی ہوں۔ میرے دور حکومت میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوتؐ میں ۲۵ ہزار شمع رسالتؐ کے پروانوں کو شہید کیا گیا۔ میرے ہی دور میں فتنہ قادیانیت پھلا پھولا۔ سر ظفر اللہ مرتد قادیانی میرا صدر بھی رہ چکا ہے۔ میرے ہی دور حکومت میں مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کا اغوا ہوا۔ میرے ہی دور میں قادیانیوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں۔ اور خوب لٹریچر پھیلایا۔ میں نے اُف تک نہ کی۔ میرے ہی دور حکومت میں قادیانیوں نے قرآن مجید میں تحریفیں کیں۔ میرے ہی دور حکومت میں قادیانیوں نے سکھر اور ساہیوال میں مسلمانوں کو شہید کیا۔ اور آج تک انہیں سزا نہ دی گئی لہٰذا میں نے ان حالات میں اپنا نام مسلم لیگ کی بجائے مسلمہ لیگ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام کے ساتھ پکارا جائے اور لکھا جائے۔ شکریہ۔

اُٹھو مسلمانو! ہوش میں آؤ

عبدالسلام ــــــ ہری پور

میں ختم نبوت پابندی سے پڑھتا ہوں۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی ہوں ختم نبوت کھلابٹ ٹاؤن میں نائب صدر بھی ہوں کچھ نہ کچھ دین کا کام ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اپنے حبیب کے صدقے آپ لوگوں سے کام لے رہا ہے یہ اس کا احسان ہے آپ کا کمال نہیں ہے لیکن سوچنے کی بات ہے کہ ہماری جماعت تنزل کی طرف کیوں جا رہی ہے اور حکومت صرف ہم ہی سے سوتیلی ماں کا سلوک کیوں کر رہی ہے براہ کرم آپ کھل کر احتجاج کریں۔ کیا یہ سب سازش نہیں ہے۔ سوچیں ذرا پیچھے چلیں۔ قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو کافر قرار دینا۔ یا مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا قتل اور پاکستان میں بڑے بڑے اسمگلر ہیں قاتل ہیں ڈاکو ہیں راشی اور غبن کرنے والے ہیں لیکن بھٹو کو ہی پھانسی کے تختے پر چڑھانا اور اسلام کا نام کثرت سے استعمال ہونا لیکن عوام کو مسلسل اسلام سے دور رکھنے ڈی۔ سی۔ آر وغیرہ کا کھلے عام ہونا۔ جبکہ بھٹو جیسے حکمران کو جرات نہ ہو سکی علمائے حق کی کردار کشی۔ بلکہ مرزائیوں۔ عیسائیوں، ہندوؤں کو کھلم کھلا چھٹی اور مولانا ظہیر کے جلسے میں دھماکہ مردان کیس ساہیوال والا کیس اور سکھر کیس اور خدا جانے کتنے ہی کیس بلکہ تخریبی کاروائیاں قادیانی کر رہے ہیں اور حکومت جان بوجھ کر چھپا رہی ہے۔ یہ حالات کی کڑیاں بتا رہی ہے اور چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں کہ اُٹھو مسلمانوں ذرا ہوش میں آؤ ورنہ کوئی نام لیوا بھی نہ ہوگا یہ سازشیں ملک کو تباہی و بربادی کے راستے میں لے جا رہی ہیں۔ اگر خداوند کریم کی رضا مقصود ہے تو پھر تفرقے ختم کر کے ایک جگہ اکٹھے ہوں اور جتنی بھی جلدی ممکن ہو سکے پارٹیاں ختم کر کے ایک دوسرے ساتھ مل بیٹھیں اسی میں خداوند کریم کی رضا مندی ہے۔

◆◆◆◆

عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ

تحریر عثمان الوری ــــــ کراچی

دین اسلام ایک آخری اور عالمگیر مذہب ہے جو مستقبل کیساتھ ہر دور میں قابل عمل رہے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا اور اسے مکمل بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے منصب کو ختم کر دیا اور آئندہ تعلیمات نبوی کو اسوۂ حسنہ فرما کر اتباع اور اطاعت کا حکم فرما دیا۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اور اس پر عقیدہ نہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے۔ اس کی کوئی بات یا دلیل اور تحریف قابل قبول نہیں اور نئے مدعی نبوت کو مسلمان تو کیا انسان سمجھنے والا بھی جاہل اور گمراہ و زندیق ہے کیونکہ اب ایسا دعویٰ کرنے والا نہ صرف حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ختم نبوت کا منکر ہے بلکہ جملہ تمام سابقہ ادیان و انبیاء کا منکر ہے کیونکہ تمام کتب سماوی میں جس آخری نبی کی بشارت دی گئی تھی حضرت رسول اکرمؐ ہی ذات گرامی ہیں ختم نبوت کا جدید منکر زندیق ظلی بروزی موعود جیسے مکارانہ اور عیارانہ الفاظ استعمال کر کے عوام کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ اب الحمد اللہ مجلس تحفظ ختم نبوت ادعرہ اور اس کے کارکن جملہ مسلمانوں کے تعاون سے ان کا محاسبہ کر رہے ہیں اور انہیں ہر محاذ پر پسپائی رسوائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عالم اسلام کو قادیانیت کے خاتمے کے لیے رابطہ قائم کر کے ہر جگہ ہر سطح پر ان کو ناکام بنانے کے لئے متحدہ جدوجہد کرنی چاہیے۔

ننکانہ میں قادیانی کی دکان سے لفظِ حاجی مٹا دیا گیا

ننکانہ صاحب میں ریلوے روڈ پر عبدالرحمٰن قادیانی نے اپنے میڈیکل سٹور پر اپنے نام کے ساتھ "حاجی" لکھا ہوا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے انسپکٹر پولیس تھانہ ننکانہ کی توجہ اس طرف دلائی کہ کوئی قادیانی اپنے نام کے ساتھ لفظ "حاجی" استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے اب جس نے فیض حاصل کرنا ہو تو اسے قادیان یا ربوہ سے تعلق جوڑنا چاہیے۔ اور پھر قادیانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ظلی حج ہے۔ جو قادیانی اس جلسہ میں شمولیت کرتا ہے۔ وہ "حاجی" ہے۔ انسپکٹر پولیس تھانہ ننکانہ گو نیا چونکہ اسلام کی تعلیمات سے نابلد ہے اور چالاک آدمی ہے اس لئے وہ اسے ٹرخاتا رہا مجلس ہذا کے ماہانہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر ۱۲ ربیع الاوّل تک لفظ "حاجی" نہ ہٹایا گیا۔ تو شمع ختم نبوت کے پروانے خود یہ لفظ ہٹا لیں گے۔ اور حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ مجلس ہذا کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے فوری طور پر منظور علی شاہ صاحب ڈی۔ ایس۔ پی ننکانہ سے ملاقات کی۔ اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔ منظور علی شاہ صاحب نے فوری طور پر ایکشن لے کر قادیانی عبدالرحمٰن کی دوکان سے لفظ "حاجی" ہٹا دیا۔ ان کے اس اقدام سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور مجلس نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

خان پور میں شیزان بائیکاٹ تحریک

رپورٹ: عبداللطیف مغل

خان پور۔ ختم نبوت یوتھ فورس و مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کا مشترکہ اجلاس دفتر واقع غلہ منڈی خان پور میں ہوا اجلاس کی صدارت حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمان درخواستی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی اجلاس میں شیزان کی ناکہ بندی اور قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کی تحریک تیز تر کرنے پر غور کیا گیا اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی جو تحصیل بھر میں

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

حضرت سلمان فارسیؓ

امتیاز علی بٹ، سکھر

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر تھے، بیت المال سے آپ کو چار ہزار درہم لینے کی اجازت تھی۔ لیکن آپ سب کچھ غریبوں اور مسکینوں میں بانٹ دیتے تھے۔ اپنی گزر اوقات کے لئے کھجور کی چٹائیاں بناتے عمر بھر مکان نہ بنایا۔ آپ کے پاس ایک عبا تھی اس کو آدھا بچھاتے اور آدھا اوڑھ لیتے۔

گھر کا سودا سلف خود لایا کرتے تھے ایک دن بازار سے لوٹ رہے تھے کہ ایک امیر نے جو آٹے کی بوری خریدنے کے بعد اس انتظار میں تھا کہ کسی غریب کو بیگار میں پکڑے انہیں موٹا تازہ دیکھ کر بیگار میں پکڑ لیا اور بوری ان کے سر پر لاد کر گھر کی طرف چلا۔ راہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایک واقف کار ملا اس نے کہا۔ اے امیر و حاکم شہر! لائیے یہ بوجھ میں اٹھا لوں۔

ظالم دولت مند نے یہ سنا تو قدموں پر گر پڑا اور عذر کرنے لگا کہ بندے سے یہ حرکت نادانستہ طور پر ہوئی ہے مجھے معاف کر دیجئے اور یہ بوجھ سر سے اتار ڈالئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا تمہاری گٹھڑی گھر تک پہنچاؤں گا۔ بس مجھے اپنا قول پورا کرنے دو۔ چنانچہ آپ نے بوری اس کے گھر تک پہنچائی اور اتارنے کے بعد کہا میں نے تو تیرا کام کر دیا! اب تو مجھ سے وعدہ کر کہ آئندہ کسی کو بیگار نہیں پکڑے گا۔ نیز فرمایا اتنا بوجھ لے جو اٹھا سکے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرنی پڑے۔

ممکن نہیں کہ!

عبدالرحمٰن طاہر عارفوالہ ضلع ساہیوال

- ★ جیسی صحبت میں بیٹھے ویسا نہ بنے۔
- ★ ہر کام میں جلدی کرے اور نقصان نہ اٹھائے۔
- ★ دنیا سے دل لگائے اور پشیمان نہ ہو۔
- ★ زیادہ باتیں کرے اور کوفت نہ اٹھائے
- ★ عورتوں کی صحبت میں بیٹھے اور رسوا نہ ہو۔
- ★ دوسروں کے جھگڑے میں پھنستا پھرے اور آفت میں نہ پھنسے۔
- ★ ہمت اور استقلال کو شعار بنائے اور مراد کو نہ پہنچے

رزق حلال

محمد فیاض شاکر مانسہرہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولؐ کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

یٰاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔

"لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ" اس پر سعد بن ابی وقاصؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میرے لئے آپؐ دعا کریں کہ میری دعائیں ہمیشہ قبول ہوں رسولؐ نے فرمایا! "اے سعدؓ! حلال طیب چیزیں کھایا کرو۔ اللہ تمہاری دعائیں سنے گا۔ اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک آدمی ایک لقمہ حرام کھاتا ہے اور اس کی وجہ سے چالیس دن تک اس کی عبادتیں خدا کے ہاں قبول نہیں ہوتیں۔

انمول موتی

مرسلہ: خالد جاوید، رتہ چھورہ سرگودھا

(۱) ہمدردی کرنا چاہتے ہو تو یتیموں سے کرو۔
(۲) گرنا چاہتے ہو تو سجدے میں گرو۔
(۳) بچنا چاہتے ہو تو جھوٹ سے بچو۔
(۴) مرنا چاہتے ہو تو عزت سے مرو۔
(۵) عبادت کرنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔
(۶) پیار کرنا چاہتے ہو تو اپنے ماں باپ بہن بھائی سے کرو
(۷) ہر چیز کا ایک حسن ہے نیکی کا حسن یہ ہے کہ اخلاص سے کی جائے۔
(۸) نیکی کا ہر عمل عمر دراز اور رزق فراخ کرتا ہے۔
(۹) ایمان کے بعد افضل ترین نیکی مخلوق خدا کو آرام دینا ہے
(۱۰) سب سے بڑی بہادری دشمن کو معاف کرنا ہے۔
(۱۱) قوانین قدرت کی خلاف ورزی سب سے زیادہ انسان کرتا ہے۔

سب سے پہلے

تحریر: قاری عبدالرزاق عابد خان پور

(۱) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مخلوق میں نور نبوت یعنی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔
(۲) نور نبوت محمدیؐ کے بعد سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا گیا۔
(۳) لوح محفوظ میں سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھی گئی۔

(۴) دنیا میں سب سے پہلے سینے اور کھیتی باڑی کی تعلیم سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام نے دی۔

(۵) سب سے پہلے گندم کی کاشت حضرت آدمؑ نے فرمائی۔

(۶) دنیا میں سب سے پہلا درخت کھجور پیدا کیا گیا۔

(۷) زمین کے تمام ٹکڑوں میں سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا ٹکڑا پیدا کیا گیا۔

(۸) سب سے پہلے حضرت ادریسؑ نے لکھنا شروع کیا

(۹) سب سے پہلے تشریعی نبی حضرت شیث علیہ السلامؑ

(۱۰) سب سے پہلے سلائی کا کام حضرت ادریسؑ نے کیا۔

(۱۱) جنت میں سب سے پہلے مچھلی کے جگر کے کباب کا ناشتہ کرایا جائے گا پھر انگور کھلائے جائیں گے۔

(۱۲) سب سے پہلے تکبر اور غرور شیطان نے کیا۔

(۱۳) سب سے پہلے انکار خلافت بھی شیطان نے کیا۔

(۱۴) سب سے پہلے اللہ کی دربار میں عاجزی حضرت آدمؑ نے فرمائی۔

(۱۵) سب سے پہلے دوزخ میں شیطان جائے گا۔

(۱۶) دنیا میں سب سے پہلے ہابیل بن آدم علیہ السلام قتل ہوئے۔

(۱۷) دنیا میں سب سے پہلا قاتل قابیل بن آدمؑ ہے۔

(۱۸) دنیا میں سب سے پہلے بغض صحابہ کی بنیاد عبداللہ بن سباؑ نے ڈالی۔

(۱۹) سب سے پہلے راگ اور شراب شیطان نے ایجاد کی

(۲۰) سب سے پہلے خدائی دعویٰ نمرود نے کیا۔

(۲۱) قیامت میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائے جائیں گے۔

(۲۲) آنحضرت پر سب سے پہلے مردوں میں حضرت صدیقؓ عورتوں میں حضرت خدیجہؓ بچوں میں حضرت علیؓ ایمان لائے

(۲۳) سب سے پہلے مؤذن حضرت بلالؓ ہیں۔

(۲۴) سب سے پہلے ختم نبوت کی حفاظت سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمائی۔

ضرور کر

ملک محمد یوسف عباسی ضلع ایبٹ آباد

- تبلیغ۔
- جوانی میں عبادت۔
- ماں باپ کی خدمت۔
- دستر خوان کو وسیع۔
- صدقہ اور خیرات
- سچے دوست کی تلاش۔
- ہر بڑے کا ادب۔
- عزت حاصل کرنے میں کوشش۔

نبی کا مخالف جہنمی ہے

قاری محمد یار فاروقی ـــــ کراچی

قرآن کریم میں ہے۔

ترجمہ: جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کی راہ کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچا۔ (پ۵ نساء)

قرآن پاک کی اس آیت میں دو چیزوں کا جرم عظیم اور دخول جہنم کا سبب ہونا بیان فرمایا ہے۔

۱۔ ایک مخالف رسول خاتم النبیینؐ کی اور یہ ظاہر ہے کہ مخالفت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کفر اور وبال عظیم ہے۔

۲۔ دوسرا جس کام پر سب مسلمان متفق ہوں اس کو چھوڑ کر ان کے خلاف کوئی راستہ اختیار کرنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اجماع امت حجت ہے یعنی جس طرح قرآن و سنت کے بیان کردہ احکام پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح امت کا اتفاق جس چیز پر ہو جائے اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کی مخالفت کرنا گناہ عظیم ہے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: یعنی جماعت کے سر پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت مسلمین سے علیحدہ ہوگا۔ وہ علیحدہ کر کے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (معارف القرآن ج ۲ ص۵۴۴)

قرآن پاک کی اس آیت سے یہ سبق ملا کہ حضور خاتم النبیینؐ کی مخالفت کفر اور آپؐ کی جماعت المسلمین کی مخالفت، ضلالت اور گمراہی ہے۔

مرزائیوں سے درخواست ہے قادیانی ہوں لاہوری مرزائی کہ قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھ کر سمجھ کر ایمان لے آؤ حضور خاتم النبیین پر ورنہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کے آئینہ میں دیکھو تو یوں نظر آتے ہیں۔

میرا منہ کیا جو میں دعویٰ کروں اس کی محبت کا
خدا جس کا ثناخواں ہے خدائی جس پہ قرباں ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: جو لوگ کہ مخالفت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، وہ خوار ہوئے ہیں جیسے خوار ہوئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے اتاری ہیں آیتیں بہت صاف اور منکروں کے واسطے عذاب ہے ذلت کا۔ (پارہ ۲۸ سورت مجادلہ آیت ۵)

اس آیت میں ان لوگوں پر وعید ہے جو حدود اللہ کے مخالف اور منکر ہیں اس وعید میں ان کے دنیا میں بھی انجام کار ذلت و خواری اور ان کے کفریہ عزائم کی ناکامی کا بیان ہے۔ اور آخرت میں عذاب الیم کا۔

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شان رسائی کا

معلومات

ارسال: ارشاد اللہ محمود میر پور خاص

(۱) آنحضرتؐ کا شق صدر چار بار ہوا۔ آپؐ جب چار سال کے تھے۔

باقی ص ۹ پر

کوئٹہ میں دو روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ : محمد اسحاق پرکانی

کوئٹہ ۔ ۱۷ اور ۱۸ جولائی کو کوئٹہ کے مرکز میزان چوک پر تاریخ ساز کل پاکستان دو روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں ۱۵ روز پہلے سے انتظامات شروع کیے گئے. ملک بھر سے آنیوالے معزز مہمانوں کے استقبال اور رہائش کے لیے کمیٹی بنائی گئی. کوئٹہ شہر کی دیواروں کو ختم نبوت کانفرنس کے پوسٹروں سے سجایا گیا. شہر کے گلی گلی میں مسلسل تین دن تک جمعیت کے رضاکار محمد انور مندوخیل نے اعلان کیا ملک بھر سے آئے ہوئے مہمانوں کے استقبال اور رہائش کے انتظامات میں جمعیت طلباء اسلام کے نوجوانوں نے بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ موجودہ حکومت کی ناقص اور رشوت خور انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے جلسہ گاہ میں حفاظتی انتظامات جمعیت علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے سالار عنایت اللہ گمرزئی کے سپرد کیے گئے. اور ۱۷ جولائی بروز جمعہ کو کانفرنس شروع ہونے سے پہلے جے یو آئی کے غیرت مند ڈنڈے بردار رضاکاروں نے میزان چوک اور آس پاس کی تمام سرکاری اور غیر سرکاری عمارات کو اپنے کنٹرول میں لے لیا. جمعیت کے سالار عنایت اللہ باسبار کارکنوں کی کارکردگی کو چیک کر رہے تھے اس کے علاوہ جمعیت کے تقریباً آدمی کے خفیہ رضاکار جلسہ گاہ میں ہر مشکوک شخص پر نظر رکھے ہوئے تھے ۱۷ جولائی بوقت مغرب کی نماز سے پہلے سینکڑوں افراد جلسہ گاہ میں جمع ہو گئے تھے. اور بعد نماز مغرب کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں سے لوگ جلوس کی شکل میں جلسہ گاہ آ رہے تھے دور دراز علاقوں کے لوگ بسوں، ویگنوں، اور سائیکلوں پر آئے. بعد نماز عشاء میزان چوک کھچا کھچ انسانوں سے بھرا گیا تھا. جلسہ کا افتتاح کلام پاک سے ہوا. اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی کانفرنس کا افتتاحی نشست سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے حصول کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے قربانی دی ہے اور پاکستان اس لیے بنایا گیا تھا کہ یہاں مسلمانوں کی حکومت ہو اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ ہو اور پاکستان سے پوری دنیا میں مسلمانوں اور اسلام کا تحفظ کیا جائے لیکن جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے امریکی لابی نے یہاں پر قبضہ کر لیا ہے. اور اسلام کو مذاق بنا لیا ہے اسی امریکی لابی نے مرزائیوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا. انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کے مسلسل جھوٹ بولنے اور وعدہ خلافی کرنے کی وجہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم حکومت سے کسی قسم کے بھی مذاکرات نہیں کریں گے اور عید کے بعد پورے ملک میں تحریک چلائیں گے. مولانا نے کہا کہ حکومت اپنے کردار کو چھپانے کی خاطر ملک میں بم دھماکے کرا رہی ہے. اور بھائی کو بھائی سے لڑایا جا رہا ہے. ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے. کراچی، کوئٹہ، سکھر اور سندھ کے دیگر علاقوں میں فسادات اور دھماکوں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے. جس کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے. انہوں نے کہا کہ ہم انشاء اللہ ان کے ان عزائم کو خاک میں ملائیں گے. اس وقت جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں افراد نے فلک شگاف نعرے لگائے. ختم نبوت زندہ باد، مرزائیوں کا ایک علاج الجہاد الجہاد۔ مولانا نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں بھی مسلم لیگ کی حکومت تھی اور مسلمانوں کے مطالبات تسلیم نہیں کیے اور مسلمانوں نے ۵۳ء کی تحریک میں اپنے ۲۵ ہزار نوجوانوں کا خون بہایا. اور آج پھر مسلم لیگ مسلمانوں کا خون بہانے کے لیے موقع کی تلاش میں ہے اور ہم اپنے خون بہانے کے لیے تیار ہیں اس لیے حالات خراب ہونے سے پہلے ہمارے مطالبات تسلیم کر لینے چاہئیں. جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے علماء دیوبند قادیانیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے گریبان تک پہنچے انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہمارے قائد مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی سحر بیانی سے عوام میں نئی روح پھونک دی اور پاکستان کی سڑکوں کو مسلمانوں نے اپنے خون سے رنگین کیا. ۷۴ء کی تحریک کے وقت بھی علماء دیوبند نے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا. اسمبلی کے اندر مولانا مفتی محمود سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلانے میں رہبر کا کردار ادا کیا. اور ۷۳ء کے آئین میں ترمیم کر کے اس میں قادیانیوں کو غیر مسلم لکھوایا. آج مسلم لیگ ۷۳ء کے آئین کو ختم کر کے قادیانیوں کو مکمل تحفظ فراہم کر رہی ہے ہم ۷۳ء کے آئین کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں. کانفرنس میں شاعر اسلام امین گیلانی انقلاب طالب آمین اللہ بلوچستان نے اپنی نظموں کے ذریعے لوگوں کو خوب جوش دلایا، اور دعا پر کانفرنس کی پہلی نشست کا اختتام ہوا. یاد رہے کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حسین احمد انجام دے رہے تھے. دوسری نشست میں عوامی جوش کافی اچھا رہا اور جلسہ گاہ میں تقریباً ۳۰، ۳۵ ہزار افراد نے شرکت کی کانفرنس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت

سے ہوا نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالمجید صاحب ندیم نے کہا کہ موجودہ حکومت ظاہر میں تو اسلام کے نعرے لگا رہی ہے لیکن اصل میں مرزائیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں ملک دشمن تحریکیں دن بدن تیز ہو رہی ہیں۔ حکومت ان تحریکیوں کو کچلنے کی بجائے مسلم تحریکوں کو کچلنے میں مصروف ہے۔ جس سے موجودہ حکمرانوں کی اسلام دشمنی واضح ہو جاتی ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی انقلاب برپا کر کے رہیں گے۔ کانفرنس سے مبلغ تحفظ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے بھی خطاب کیا۔

کیا جائے۔ آخر میں موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔ اور ایگزیکٹو آفیسر لائیو سٹاک مسٹر مبشر احمد کو فوراً معطل کیا جائے یا اس جگہ سے کسی اور جگہ پر تبدیل کیا جائے۔ آخر میں دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق بھی ناجائز اور حرام ہے۔

جنڈانوالہ میں ایک قادیانی کو مسلمان کی شادی میں شریک ہونے سے روک دیا گیا۔

(ایک مکمل رپورٹ)

جنڈانوالہ (نامہ نگار) حال ہی میں کارکنان ختم نبوت جنڈانوالہ کو اطلاع ملی کہ مسلمان گھرانے میں شادی کی دعوت میں ایک قادیانی شامل ہو رہا ہے اور اس قادیانی کو شادی میں شامل ہونے سے روکنے کی کارروائی کی جائے یہ اطلاع حافظ فتح خان صاحب انچروشا سابق امام غلاماں نارم کے ذریعے پہنچی اس کے فوراً بعد دفتر ختم نبوت میں ہنگامی اجلاس بلایا گیا جناچہ بعد نماز عشاء کلورکوٹ میں مشترکہ اجلاس ہونا قرار پایا۔ ایک وفد جنڈانوالہ سے کلورکوٹ کیلئے چلا وفد راستہ میں غلاماں نارم کے لیئے اتر کر آیا۔ آفیسر غلاماں قادیانی ہے یا کہ نہیں؟ جب مبشر احمد ایگزیکٹو آفیسر لائیو سٹاک سے بات ہوئی۔ سوال کیا کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں احمدی ہوں۔ اور غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہوں۔ پھر سوال کیا گیا کہ جو شخص غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے تو اس کے متعلق بتائیں؟ یہ سن کر مبشر احمد قادیانی کچھ گھبرا گیا۔ کچھ لمحہ کے بعد کہا کہ اس بات کی آپ کو کیوں ضرورت پیش آئی۔ جبکہ میں نے اپنے عقیدے کی وضاحت کر دی کہ میں احمدی ہوں، غلام احمد کو نبی مانتا ہوں جب یہ وفد کلورکوٹ پہنچا تو وفد کی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس وفد کی کمیٹی نے صبح کو چیئرمین کونسل فاضل وغیرہ کے ذریعے سے قادیانی آفیسر کو مطلع کیا۔ کہ مسلمان گھرانے کی شادی میں شرکت نہیں کی۔ بلکہ اس نے جواب دیا کہ میں دعوت میں جا کر اپنی جان خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہتا اس کے بعد جامع مسجد غلاماں نارم میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کے پروگرام کے لیئے جنڈانوالہ سے نوجوانوں کی ایک گارڈ پہنچی۔ اور شادی والے صاحب خانہ کو بلا کر ان سے قادیانی شاطروں سے آگاہ کیا گیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ اب میں انشاء اللہ اس منحوس جنس کو اپنے ہاں نہیں بلاؤں گا۔ میں اسے منع کر دوں گا کہ وہ میرے ہاں کبھی نہ آئے۔ بعد نماز ظہر تقاریر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مولانا محمد حنیف صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر بیان فرمایا۔ مولانا حفیظ الرحمان صاحب نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے قادیانیت کے ساتھ کسی قسم کا تعلق بھی ناجائز اور حرام ہے۔ ان کی ہر مصنوعات کا بائیکاٹ

روڈہ کے ایک قادیانی کو قادیانیوں نے جماعت سے خارج کرا دیا

روڈہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں روڈہ میں ایک مرزائی مبلغ ربوہ کے تنخواہ خود نور جمال کو جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا گیا۔ اس کی جگہ ایک مرزائی نبی شیر ولد دوست محمد کو مبلغ بنا دیا گیا۔ نور جمال کے خارج کر دینے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس نے مسلمان اور مرزائی کا آپس میں نکاح پڑھایا اس وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا اس بیچارے نے ربوہ میں معافی کی درخواست دی جو قبول نہ ہوئی اب اس نے لندن مرزا طاہر کے پاس رحم کی اپیل کی ہوئی ہے دیکھو کیا بنتا ہے۔ اس درخواست میں اس نے لکھا ہے میں مر گیا تو اسی حالت میں نہ میرا جنازہ مسلمان پڑھیں گے نہ مرزائی پڑھیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے عہدیداران کا انتخاب

کنڈیارو (نمائندہ ختم نبوت) مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۷ء کو مرکزی جامع مسجد کنڈیارو ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا حفیظ الرحمٰن مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے کی اجلاس میں سال ۸۸-۱۹۸۷ء کے لیئے مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے عہدیدار منتخب ہوئے

سرپرست حضرت مولانا ماسٹر یار محمد صاحب، صدر مولوی سکندر علی صاحب، نائب صدر ماسٹر محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ عاشق حسین صاحب، نائب ناظم حافظ اصغر علی صاحب، ناظم نشر و اشاعت اختر حسین صاحب، ناظم ... عبداللہ صاحب، خازن محمد یٰسین قریشی صاحب۔

مولانا دین پوریؒ کی وفات پر تعزیتی اجلاس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) زیر صدارت مولانا محمد انور فاروقی نائب مقام جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں بے باک و شعلہ بیان نامور خطیب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے اچانک انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مولانا فاروقی نے کہا اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو جو خوبیاں عطا فرمائی تھیں وہ ناقابل بیان ہیں آپ خطابت کے شہسوار اور ہر دلعزیز تھے آپ کے وصال سے امت مسلمہ کو جو نقصان پہنچا ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ لیکن کل نفس ذائقۃ الموت کے پیش نظر صبر کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ شرکاء اجلاس مولانا عبدالستار واحدی، مولانا عبدالشکور، جناب محمد امین صاحب، مولانا محمد یوسف عفی عنہ، مولانا محمد ریاض، اور مولانا محمد انور، اور دیگر حضرات

ربوہ میں سرکاری پہاڑی پر ناجائز قبضہ

مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ کے ساتھ سرکاری پہاڑی پر ناجائز قبضہ کرنے اور چار دیواری تعمیر کرنے کے بارے میں تحقیقات کرانے کے فیصلہ کو خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا جائے کہ اس غیر قانونی چار دیواری کو گرا کر پہاڑی باہر نکالی جائے اور قصور وار قادیانیوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے انہوں نے کہا کہ چند دن قبل مجلس نے حکومت اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا تھا کہ ربوہ کے قادیانیوں نے سرکاری پہاڑی اور سرکاری رقبہ کو غیر قانونی طور پر اپنی عبادت گاہ اقصیٰ میں شامل کر کے چار دیواری کی تعمیر شروع کر رکھی ہے جس کی فوری روک تھام کے لئے کاروائی کی جائے اس سلسلہ میں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے۔ جنہوں نے تحقیقات شروع کر کے چار دیواری کی تعمیر روک دی ہے مولوی فقیر محمد مطالبہ کیا کہ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور ربوہ کے قادیانیوں کی ملی بھگت کی بھی تحقیقات کرائی جائے

قادیانی افسر کو تبدیل کرنیکا خیر مقدم بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا مطالبہ

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے نیشنل بینک آف پاکستان ریجنل آفس ملتان کے ریجنل ہیڈ محمد اسلم خان قادیانی کو تبدیل کر کے نیشنل بینک ریجنل آرٹ آفس اسلام آباد تعینات کرنے کا فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس قادیانی نے جو بدعنوانیاں اور بے ضابطگیاں کی ہیں۔ ان کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔ اور تحقیقات کے موقع پر قادیانی اسلم خان کو حاضر رکھا جائے اس سلسلہ میں کچھ عرصہ قبل صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو، سیکرٹری وفاقی وزارت خزانہ پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان چیئرمین پاکستان بینکنگ کونسل، ممبر ریگز یکٹیو بورڈ نیشنل بینک آف پاکستان، گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے الگ الگ ٹیلی گرام کے ذریعہ اپیل کی گئی تھی کہ محمد اسلم خان قادیانی سرکل ہیڈ نیشنل بینک پرنسپل آفس ملتان کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے جو غیر اسلامی سرگرمیوں میں ملوث ہے اس کی تعیناتی نیشنل بینک آف پاکستان کا اہم آسامی پر حکومت کی ہدایات کی خلاف ورزی ہے اس کے خلاف فوری کاروائی کی جائے اور اس کو کلیدی آسامی سے ہٹایا جائے۔

قادیانیوں کی پے در پے قانونی شکست

صدر مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ تاج شوگر ملز اپنی اور انجمن کی جانب سے جناب جاوید سردار اے۔ سی منڈی بہاؤالدین۔ جناب محمد نعیم الحق چشتی صاحب اور عزت بیگ P۔ S۔ D کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے امن برقرار رکھنے کے لیے ملز کالونی میں مرزائیوں کے بیرونی دروازوں پر آویزاں کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز اتروا کر قانونی اور دینی تقاضے پورے کیے۔ جس پر وہ خصوصی طور پر ملت اسلامیہ سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ موضع مرالہ تحصیل پھالیہ کے قادیانیوں نے ایک قطعہ زمین مسجد کے نام انتقال کروایا۔ تعمیر شروع کر دی۔ عدالت سے رجوع کیا گیا۔ جناب مرزا جواد عابد بیگ کی فاضل عدالت میں قادیانیوں کو لکھ دینا پڑا کہ وہ مسجد کی طرز پر اپنی عبادت گاہ نہ بنائیں گے۔ انجمن نے شوگر ملز سے ملحقہ زمین برائے تعمیر جامع مسجد ختم نبوت خریدی۔ تعمیر شروع ہونے پر شوگر ملز کے ایک مسلمان مزدور محمد حیات نے تعمیر کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا۔ جو کہ فاضل عدالت جناب چوہدری محمد اکرم سے دعویٰ خارج قرار پایا۔ مجلس کی قانونی معاونت جناب حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ نے کی۔ جس پر وہ بھی خصوصی طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں

اظہار تعزیت

(نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے سرگرم کارکن جناب محمد زبیر حلیمی صاحب کے والد

محترم جناب چوہدری محمد دین صاحب قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کافی عرصہ سے سینہ کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے اپنے ایک پیغام میں اس واقعہ پر نہایت دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آرڈی ننس پر عملدرآمد کرایا جائے

نوکوٹ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر نذیر احمد جنرل سیکرٹری محمد اسلم۔ حافظ محمد اسحاق۔ فخر الدین عابد محمد ابراہیم نے وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نوکوٹ میں آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں انہوں نے کہا ۱۹۸۴ء کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت تمام قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات وشعائر کے استعمال سے روک دیا گیا ہے مگر نوکوٹ شہر میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے نمایاں بورڈ آویزاں کر کے تعزیرات پاکستان کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیراعظم محمد خاں جونیجو سے پرزور مطالبہ کیا کہ ان کو کھلی چھٹی نہ دی جائے فی الفور عملدرآمد کرایا جائے بصورت دیگر مسلمان عملی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

بقیہ:- حیات عیسیٰ

علامات یوم القیامۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق - کا تُو (فقہ اکبر ص۱۶)

حضرت امام صاحبؒ کا عقیدہ یہی تھا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور یہ عقیدہ برحق ہے ایسا ہونے والا ہے۔ جبکہ مرزا صاحب نہ تو کہیں سے نازل ہوئے نہ خروج دجال ہوا۔

اب فرمایئے حضرت الامامؒ کا عقیدہ برحق تھا! یا مرزا غلام احمد قادیانی کا!

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۳) سیدنا حضرت امام بخاریؒ کی صحیح بخاری شریف کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے (شہادۃ القرآن ص۴۱ روحانی خزائن ج۶ ص۳۳۷)

ایک جگہ لکھا کہ: صحیح بخاری جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب سمجھی گئی ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۱۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اس میں حضرت امام بخاریؒ نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ملاحظہ فرمایئے:

باب نزول عیسیٰ بن مریم

پھر اس کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا (الحدیث)

(صحیح بخاری شریف جلد اول ص۴۹۰)

معلوم ہوا کہ امام بخاریؒ کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے جبھی تو باب نزول عیسیٰ بن مریم قائم فرمایا۔ پھر اس کے ضمن میں وہ حدیث نقل فرمائی جس میں صراحۃً "منزل" اور "ابن مریم" کا لفظ ہے۔ جبکہ مرزا صاحب نہ تو آسمان سے نازل ہوئے اور نہ ہی ابن مریم تھے۔ مرزا تو قادیان میں جنت بی بی کے ساتھ نکلے تھے۔ اور چراغ بی بی کے صاحبزادے تھے

فرمایئے امام بخاریؒ کا عقیدہ صحیح ہے ان کی صحیح اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے یا مرزا صاحب کے ہفوات وخرافات!

(نوٹ) مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن کے مذکورہ بالا حوالہ میں بخاری شریف کی جس روایت کا حوالہ دیا ہے وہ صحیح بخاری میں ہرگز نہیں۔ ہم نے پہلے ایک مضمون میں اس پر گزارشات پیش کیں تھیں جو قارئین نے پڑھی ہوں گی۔ اب بھی ہمارا چیلنج ہے کہ تمام قادیانی زعماء بخاری شریف سے یہ الفاظ "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" دکھا دیں تو سٹو پونڈ انعام اور لندن تا ربوہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ مفت اور اخراجات الگ دیئے جائیں گے۔ ہے کوئی لینے والا؟۔

حضرت امام بخاریؒ کا عقیدہ یہی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت نزول فرمائیں گے اور اپنے وقت مقرر پر انتقال فرمائیں گے آپ کو سرور دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین سیدنا ابوبکرؓ وسیدنا عمرؓ کے ہمراہ دفن فرمائیں گے۔

اخرج البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر

یکون د ابعاد مجوالہ درمنشور جلد دوم ص۲۴۵) کیا
مرزا صاحب کی قبر قادیان میں ہے یا مدینہ منورہ میں؟
جب ایک قادیانی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا۔
مرزا صاحب کی حدیث دانی ملاحظہ کیجئے دارقطنی کو
صحیح کہتے ہیں
حضرت امام جعفر صادقؒ کے بارے میں لکھتے ہیں۔
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اس اخلاص اور محبت اور شوق سے خدا کے کلام
کو پڑھا کہ وہ الہامی رنگ میں میری زبان پر بھی جاری ہو
گیا لیکن افسوس کہ لوگ اس بات کو انہیں سمجھتے کہ مکاشفات
الہیہ کیا شے ہیں (حقیقۃ الوحی صہ ۷۱)
اب آئیے حضرت امام محمد باقرؒ اور حضرت امام
جعفر صادقؒ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے! آپ اپنے والد
امام باقرؒ اور وہ اپنے والد ماجد حضرت علی بن حسین
زین العابدین (۹۴ھ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ! کیف تھلک امۃ انا
اولہا والمہدی وسطہا والمسیح آخرہا (مشکوٰۃ ۵۸۳)
معلوم ہوا کہ ان حضرات گرامی قدر کے عقیدے میں
بھی سیدنا حضرت مہدی علیہ الرضوان اور ہیں اور سیدنا
حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا صاحب کا عقیدہ
تھا کہ انہیں دونوں ہی میں ہوں۔ فرمائیے امام جعفر
صادق اور امام محمد باقرؒ اور امام زین العابدینؒ کا
عقیدہ درست تھا یا مرزا غلام احمد قادیانی کا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں
مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے!
اس کی تصدیق اکابرین صوفیاء اسلام کر چکے
ہیں جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بھی
فتوح الغیب میں یہی لکھا ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲)
معلوم ہوا کہ شیخ جیلانیؒ اسلام کے جلیل القدر
صوفیوں میں سے تھے۔ ایک جگہ ان کی منقبت بیان
کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ۔
اسی روحانی حسن کی بناء پر بعض نے سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ کی لغت میں یہ شعر کہے ہیں اور ان کو
ایک نہایت درجہ حسین اور خوبصورت قرار دیا ہے (براہین
حصہ پنجم ص۲۲۴) حاشیہ پر رقم طراز ہے۔
میری روح اور سید عبدالقادر کی روح کو خمیر فطرت
سے باہم مناسبت ہے (ایضاً)
مرزا صاحب کا عقیدہ وفات مسیح کا ہے اور
شیخ جیلانیؒ کا عقیدہ حیات مسیح کا ہے۔ بتلائیے کس طرح
باہم مناسبت ہوگی کیا کفر و ایمان میں بھی کچھ مناسبت ہے
کجا پاک اور کجا ناپاک! مرزا صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں
کما قال سیدی وحبیبی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ
عنہ فی کتابہ الفتوح تعلیما للسالکین... ثم کلام
السید الجلیل قطب الوقت امام الزمان رضی اللہ
عنہ (تحفہ بغداد صہ ۲۲، ص۲۴)
آئیے دیکھیں کہ سیدنا شیخ جیلانیؒ کا کیا عقیدہ
تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔
والتاسع! رفع اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم
الی السماء (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص۲۸)
مرزا صاحب کا عقیدہ کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت
ہوگئے اور حیات و رفع مسیح کا عقیدہ غلط در غلط بلکہ
شرک! اور سیدنا شیخ عبدالقادر جو مرزا صاحب کے نزدیک
امام الزمان، قطب الوقت، سید جلیل۔ اور اکابر صوفیاء
اسلام میں سے ہیں ان کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے!

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

بقیہ:۔ میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی

سے گھر واپس ربوہ آرہا تھا تو راستے میں مجھ پر فائرنگ
کی گئی لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے میں صاف
بچ گیا تھانے میں میں نے ابتدائی رپورٹ درج کروا
دی اور ان کے خلاف تھوڑی بہت کارروائی بھی ہوئی
قابل صد احترام جناب رشید احمد خالد صاحب
نے نہایت جذباتی انداز میں کہا میں نے اب قادیانیوں
کو واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے میری ایک جان
کیا اگر رب العزت مجھے ہزار جانیں بھی عطا کرے تو میں
آمنہؓ کے لال کی ختم نبوت پر نچھاور کر دوں گا لیکن
تمہاری انگریزی نبوت کا تعاقب کرنا نہیں چھوڑوں گا۔
انہوں نے بتایا کیونکہ میں قادیانیوں کا تربیت
یافتہ آدمی تھا اور ان کے کفر الحاد کے داؤ پیچ اچھی
طرح سمجھتا ہوں لہٰذا اب میں ان کے لئے بہت
خطرناک ثابت ہو رہا ہوں انہوں نے خداوند کریم کا
شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اب تک میں تینتیس قادیانیوں
کو اسلام قبول کروا چکا ہوں۔ اور انشاء اللہ زندگی
کے آخری سانس تک ہر قادیانی تک جناب خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتا رہوں گا!
اس کے بعد حضرت مولانا خان محمد صاحب نے
نومسلم کے لیے شفاعت کی دعا کی۔ جلسہ کے بعد مسلمان
اپنے نئے بھائی سے جوق در جوق بغلگیر ہو رہے تھے اور ہر
طرف سے مبارک ہو! مبارک ہو! کی صدائیں آرہی
تھیں اور رشید احمد خالد صاحب اپنے چہرے پر ایمان
کی روشنی سجائے اپنے مداحوں کے جھرمٹ میں مسکرا
رہا تھا۔

بقیہ:۔ یتیم کے بارے میں

تم لوگ نہ تو یتیموں کا اکرام کرتے ہو نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے
کی ترغیب دیتے ہو۔
تیسری چیز جو آیت بالا میں ذکر کی گئی وہ ماعون کا روکنا
ہے جس کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز
صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ اس سورت کا نام ماعون اس وجہ
سے ہے کہ یہ احسان کا ادنیٰ درجہ ہے اور جب کہ احسان نہ کرنے
کا ادنیٰ درجہ بھی موجب عتاب ہے تو اعلیٰ درجہ یعنی حقوق
اللہ اور حقوق الناس کے ضائع کرنے سے بطریق اولیٰ عتاب ہے

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

شکر
(چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

شہیدانِ وطن

بسلسلۂ یومِ دفاعِ پاکستان

رحمتیں تم پر خدا کی اے شہیدانِ وطن
تم وطن کی آبرو تم قوم کا ہو بانکپن —!!

تم حمیت کا نشاں ہو اپنی خاکِ پاک پر
خوں تمہارا اِس کی رگ رگ میں ہے اب تک موجزن

سینۂ ظلمت میں اُتری پوری تابانی کے ساتھ
ہے تمہاری ہر نظر مہرِ درخشاں کی کرن

کس طرح بہرِ وطن اٹھے تھے تم مانندِ برق
جنگ کے میداں نے دیکھا ہے تمہارا بانکپن

وہ تمہارے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا !!
کانپ اُٹھا باطل کا دل تھرا گئے کوہ و دمن

جوہرِ کردار سے پانسہ پلٹ کر رکھ دیا —!!
اور متاعِ جان اپنی کر دی قربانِ وطن

ہر قدم باطل کے میخانے ہوئے ہیں سجدہ ریز
عزمِ نو لیکر جو اُٹھے بادہ آشامِ کہن

اہلِ دیں کا نعرۂ حق کفر پر ضربِ گراں
کچھ نہیں شمشیرِ عُریاں کچھ نہیں دار و رسن

السلام اے ساکنانِ باغِ فردوسِ بریں —!!
تم نے اپنے خون سے سینچا گلستانِ وطن !

مسلم غازی